

الحمد لله

یہ جلسہ ندوہ کے رد و ابطال اور اراکین ندوہ کے اثبات
کراہی و ضلال میں علمائے عربین شریفین کے مبارک فتویٰ میں



مستحق بنام تاریخی

فتاویٰ الحرمین بجنف مدہ المبین

اقوال ندوہ کتب ندوہ سے بحوالہ و نشان صفحات نقل کئے ہیں اور مستیان کرام نے
اپنے احکام ضلالت و زندقہ و اتحاد و سوائے عام بھائی مسلمانوں کے لئے ہر صفحے
کے مقابل صاف سبب اردو میں ترجمے کا صفحہ ہے۔ یہ بھی ساری کتاب دیکھنا
پارہ ہواؤں کے لئے صفحہ ۱ سے صفحہ ۴۲ تک تمام مقاصد و فوائد فتاویٰ کا خلاصہ
لکھ دیا ہے کہ اسی کو دیکھ کر اپنے عقائد و اعمال کی تصحیح کیجئے جس بات میں شک ہو اصل
فتویٰ مع ترجمہ حاضر ہے مطابق کر لیجئے

مسلمانو حجۃ الیہ قائم ہو چکی اب بھی جو نہ دیکھے یا دیکھ کر
راہ انصاف نہ چلے روز قیامت اس کے لئے عذر نہ ہوگا

وما علینا الا البلاغ المبین والله المادی وبہ نستعین

سب فرمائش جناب مولوی امین عبدالرحیم احمد سلیمان سیٹھ صاحب

مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی میں طبع ہوئی

فَلْيَاخُذُوا حَيْثُ يَشَاءُوا مِنْهُ

الحمد لله الذي جعل في كتابه حقايق كثيرة لا يحيط بها العقل ولا يدركها الحواس



مع تفسیر مفید و خلاصه مضامین ذری از حدیث و تفسیر با محاوره

طبع کلکتہ و دارالکتاب

فہرست کتاب کتاب فتاویٰ اکبرین اربعہ ندوۃ المسین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۳	جلسہ مذہبی کا کن بنایا اسپر طماق کرام نے کیا ارشاد فرمایا	۱	سید فرید و فتوایے مجید ندوۃ کی بنا اور تہذیبی حالات اور جلسوں کے یک روایان اہلسنت سے مخالفت حرمین شریفین پر افترا اور اس کی ضرورت اس فتوے کا
۳۳	مطلب حرام بد مذہبوں کی تشریح جو ندوۃ سے ہیں	۲	مرتب ہونا
۳۳	علمائے کرام نے اسپر کیا حکم دیا		
	فصل ہفتم		فصل فوائد فتوے
۳۵	نور مجید، رد بد مذہبوں کا السناد کیا اوست نور اشہد و نصیحت قرار دیا اسپر سرکار مفتیان کرام سے کیا حکم لیا	۳	مصائبین فتوے کا خلاصہ جسے فتوے دیکھنے کی فرصت نہوے دیکھ کر حاصل پر اطلاع پاسکتا ہو امین گیارہ فصلین ہیں
	فصل ششم		فصل اول
۳۶	ندوۃ کے اقوال ضلالت پر جو سچے اصحاب کو لیا سے نقل کئے گئے علمائے کرام نے کیا حکم دیا	۴	عام بد مذہبوں اور خاص بیچ پر رد افتر غیر مقلدین تفضیل دیا بیہ کے حق میں مفتیان کرام نے کیا احکام ارشاد فرمائے ان لکھنؤ سے برتاؤ کیسا چاہئے
	فصل ہفتم		فصل دوم
۳۷	علمائے کرام نے حضرات اکبرین ندوۃ کے اقوال واقوال متعلقہ ندوۃ پر انکی کیا کیا قدر انکی نزاق	۵	ندوۃ کے مقصد اتحاد و اتفاق پر مفتیان حرمین شریفین نے کیا احکام فرمائے
	فصل ششم		فصل سوم
۳۸	علمائے کرام نے خود ندوۃ شریف سے کیا کیا نسبتا ارشاد فرمایا	۶	ندوۃ نے بد مذہبوں کی تعظیم کی اور حرمین
	فصل ہفتم		
۳۹	ندوۃ کے مقصد اتحاد و اتفاق پر مفتیان حرمین شریفین نے کیا احکام فرمائے		
	فصل ہفتم		
۴۰	ندوۃ کے مقصد اتحاد و اتفاق پر مفتیان حرمین شریفین نے کیا احکام فرمائے		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۲ ۲۳۸	فتویٰ المدینۃ المنورہ بدکت ندوۃ منورہ مدینہ طیبہ کا عربی فتویٰ مع تصدیقات		بہرورد و وضلال ہونے میں جو فتوے فاضل بریلوی جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے لکھا علمای کرام عرب نے اسکی کیا کیا مدح و تحسین فرمائی
۱۸۵ ۲۳۹	ترجمہ الفتویٰ سالیۃ الاموی فتوآت مدینہ منورہ کا ترجمہ	۲۴	فصل دوم
	فتوآت مدینہ منورہ کا ترجمہ		حضرات علما و عرب نے اس کتاب کو میں مصنف مدوح و امام بانفتوح کو کن کن مدائح طیبہ سے یاد فرمایا
		۲۵	فصل تیسرا
			علمائے کرام عرب نے مصنف مدوح کو کن کن دعاؤں سے شاد فرمایا
		۲۵ تا ۱۳۲	فتویٰ مکہ لیلیۃ الندوۃ المنورہ عربی فتویٰ دینے والے کے صفحوں پر ہے
		۲۵۱ ۱۳۵	ترجمہ الفتویٰ و حدیث الیلوی یہ اسکا سلیس با محاورہ ترجمہ بائین ہاتھ کے صفحوں پر ہے
		۱۳۶ تا ۱۸۲	تصدیقات المرام یہ علمائے کرام نے عربی تقریظیں تصدیق میں ہیں
		۱۳۶ تا ۱۸۳	کشف تصدیقات از تصدیقات کا ترجمہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَامًا

یہ عجیب و غریب سیرگاہ و دنیا جس کا روزہ آٹھ پر ہر خاص و عام کیلئے کھلا ہوا ہے اور ہر محبوب و محبہ اور صاحب فکر تاقب ہر امیر و غریب اپنے جوصلہ اور خیال کے مطابق جس سے لطف و فائدہ اٹھانے کا مجاز و ماؤن عام ہے اگر اس کے صنائع و بدائع پر خوشی نظر ڈالی جائے تو جس طرح ہر شہزادہ اپنی دلچسپی سے کھانے کے ساتھ اپنے موجد کی یکتائی ثابت کرتی ہے اسی طرح ہر کمال و وضوح یہ امر بھی آشکار و عیان ہو جاتا ہے کہ موجد حقیقی حضرت رب العزت نے کوئی شے بیکار نہیں بنائی جن شے کو ہم معاش یا معاویہ کیلئے حضرت رسالہ اور نامفید خیال کرتے ہیں انکی تخلیق و تکوین میں بھی ہزار و ہزار مصالح و دقیقہ کا لحاظ فرمایا گیا ہے اگرچہ بہت اشیاء وہ بھی ہیں جنکی ظاہری خوشنالی کم بینوں کے دل بھانے میں مقناطیسی تاثیر رکھتی ہے مگر اس کے ساتھ پائدار اور سب پر مات کر دینے والا سامان بھی پیش نظر کر دیا گیا جس سے سمجھدار کیلئے مفید و مضری و مصنوعی فضول و کارآمد چیزیں امتیاز کر لینا کچھ بھی دشوار نہیں رہ سکتا۔ باجملہ بمصدقات و عمل الحکیم لا ینخلو عن الحکمة ہر قطرہ و ریاسین حکم نامتناہیہ کے ہزار و ہزار یا سو چین مارتے

میں بڑے ہرزورہ ریگ میں عجائب اسرار کے غیر محدود میدان پھیلے ہوئے ہیں ہمارا یہ کام نہیں
 کہ ہم اپنے عزیز و قابل قدر وقت کو ہر شے کی دریافت کرنے میں صرف کریں بڑے اور اسکی خاص
 حکمتوں مخفی بھیدوں کے دریافت نہوں کہ ایسا کیوں ہوا ایسا کیوں کیا ایسا کیوں ہوا ایسا کیوں
 نہ کیا بڑے یاد رکھنے کی بات ہے کہ جلال و جمال دونوں اسی کے صفات عظیمہ ہیں بڑے جنت اور
 نامحدود نعمتیں اگر اسکی شان جمالیہ کے مظاہر میں تو روزِ زخ و ما فیہا اوسکے صفت جلال کا پرتو
 مسلمانوں کو اپنے دیدار سے مشرف فرمانا اوسکی بڑی رحمت ہے کفار و مبتدعین و منافقین کو
 روزِ زخ کی دردناک مصائب میں مبتلا کرنا۔ اسکے غضب و جلال کے آثار میں مگر کبھی ایک صفت
 اپنے مقابل کے رنگ میں بھی اپنا رنگ روپ دکھاتی ہے کفار و مبتدعین کو دنیاوی کامیابی
 عیش و فراغت صحت و اطمینان روپے پیسے کی بکثرت فراہمی کہ بظاہر جمال کے آثار ہیں اور
 نفس الامر میں آئیہ قہر و جلال ہے سچے سچی مسلمانوں کا افلاس۔ فقر۔ غربت مرض میں
 مبتلا ہونا گویا وہی النظر میں نمونہ جلال خیال کیا جائے مگر حقیقت آئیہ جمال و رحمت ہے اب
 اگر ایسے واقعات کے حکم و مصالح کے دریافت پر کوشش کی جائے اور اپنی محدود عقل اور نارسا
 فکر کے ذریعہ سے اسکی ناقصا ہی وغیر محدود حکمتیں دریافت کرنے کا بیڑا اٹھایا جائے تو یہ توضیح
 اور بات نہیں تو اور کیا ہو سچے سچی مسلمان کو اس قدر سمجھ لینا کافی ہو فیصل اللہ صابشاہ
 و حکم مایرید ہے اور اسکے تعجب انگیز اور حیرت ناک کارخانہ قدرت کے مقابلہ میں طبع آزمائی
 کرنا یقیناً نری بلالہوسی اور خدا فراموشی ہے پس یہ کارخانہ ہستی جو انواع و اقسام کے
 عجائبات کا مجموعہ ہے جس میں راحت رسان اور تکلیف دہ دونوں سامان ہیا ہیں ہمارا فرض
 منصبی ہے کہ اس میں آئیہ کے بعد ہکو اس ماوی امت مہربان پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت
 و تعلیمات پر کار بند رہنا چاہئے جسکے ہر قول کو خدا تعالیٰ اپنا قول کہے جسکے فعل کو

اپنے فعل سے تعبیر فرمائے مان ہمارا کام یہی ہو کہ اس کے تمام احکام کو واجب التسلیم والعمل سمجھ کر اسکی تعمیل میں کامل کوشش کریں یہ جو چیز شریعت میں مذکور ہے اسے ہمارے حقیقی مقصد ہو اسکی طرف دلی رغبت کے ساتھ متوجہ ہوں ظاہری بناؤں سے بگاڑ مصنوعی دلفریبی پر بنائیں ہر وقت میں اچھے اور برے دونوں ہوتے اور حسب قول شہرہ کس نگوید کہ دروغ میں ترش است ہے برون نے اپنی برائی کو اچھا ثابت کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی ہے عیب کو ہنر کا جامہ پہنا کر نقص کو کمال ٹھہرا کر بہت سے بند بھان خدائی راہ مارنے میں بلیغ کوشش کی مگر سچ سچ ہو اور جھوٹ جھوٹ ہے دروغ کو فروغ نہواحق واضح ہو کر رہا ہے پرفیض اور پسندیدہ قدرت زمانے کے حالات پر غور کرنے سے مخفی نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ اس مبارک وقت اور قرن خیر نے تمام عالم میں اپنی بیشالی ثابت کر دکھائی سو افاق کیسے مخالفین بھی مان گئے کہ قدرت کی تمام نعمتیں تمام خزان برکات انھیں پسندیدہ اور برگزیدہ دونوں کے لئے ودیعت تھے وہ کونسی بیش قیمت خوبی ہو جسکا جلوہ موجود اتم زمان پایا جاتا ہو جسکو دیکھنے سے پاتک مجموعہ خوبی بنا ہوا ایک سے ایک بڑھا ہوا ایک سے ایک اچھا ہے تاہم اس منتخب اور پیارے وقت میں ایک ذلیل و قلیل جماعت ایسی بھی تھی جسکو اون نفیس خوبیوں سے کچھ بھی حصہ نہ ملا مگر اوپر بھی نفاق اور تصنع کی راہ سے اچھوں میں ملے جلے رہ کر اچھا مشہور ہو جانا اور اسکا مقصد تھا بناوٹ اور دکھاوے پر تھی لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنے کی ہے کہ غیرت الہیہ اسکی روادار نہیں کہ کہہ کے کھوٹے میں تمیز نہ کروے سنت الہیہ ہمیشہ سے یہی جاری ہو کہ ایک مدت تک بحکمت خاص پر وہ پڑا بھی رہے مگر بالآخر اصلی و جعلی کا رروائی میں کافی امتیاز کرادیا جاتا ہے چنانچہ اسوقت بھی ٹھوڑی بہلت کے بعد نہایت واضح طور پر صاف الفاظ میں فرمایا گیا ومن الناس من يقول انا لله و

بالیوم الآخر وما هم بمؤمنین ۵ یخضعون لله والذین امنوا وما یخضعون
 الا انفسهم وما یشعرون ۵ فی قلوبهم مرض فتردهم الله مضاً وطمع عذاب
 الیم بما كانوا یکنون ۵ واذ انزل لهم لا یفسدوا فی الارض قالوا انما نحن بحیوان
 الا انهم هم المفسدون ولكن لا یشعرون ۵ نیز ارشاد فرمایا ما کان الله لیزال المؤمنین
 علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب نیز ارشاد فرمایا فقل لمن تخرجوا
 معی ابدلاً ولن تقاتلوا معی عدواً نیز ارشاد فرمایا لا تقصل علی احد منہم ما نابدلہ
 ولا تقم علی قبرہ کہ ان ارشادات کریمہ سے اونکے نفاق و شقاق کی قلمی کھلگئی سارے
 عالم نے جان لیا کہ یہ بد بخت اپنے قول و فعل میں جھوٹے ہیں اور اونسے اجتناب ضروری
 میل جمل ممنوع ہیں یہ وہ زمانہ تھا کہ اوس وقت تک افتراق امت کا اور وارزہ نہ کھلا تھا یہ
 جب سے اس بیابان ہوناک و صحرائے روست ناک کا راستہ طشت از بام ہو گیا اوس وقت
 سے تو اسے دن پہن سمان پیش نظر ہو چکا جب ربیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف
 لیکے کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ ایک جماعت نے دعویٰ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 وصال کے ساتھ فرضیت زکوٰۃ بھی منقطع ہو گئی ہے کیونکہ رب العزۃ نے آپ کو حکم دیا تھا کہ ہم
 سے زکوٰۃ لین اور ہمارے حق میں دعائے خیر فرمائیں چاہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم حنت کو سد چارے پس زکوٰۃ بھی رخصت اور اپنے اس ناپاک خیال پر آیا و آئیے سے
 استنا و کیا جو انکی ہٹ و صرمی اور شقاق قلبی کا نتیجہ تھا یہ حضرت رب العزۃ نے اپنے حبیب
 مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشینوں کو اوس بیدین جماعت کی تنبیہ کی توفیق عطا
 فرمائی تمام صحابہ کرام نے اونکے کفر پر اتفاق کیا اور اونکی کلمہ گوئی اور سجد الی القبۃ کو سچ
 ٹھہرا کر اور بیہ جاہ و قتال فرمایا یہ ایک اور جماعت نے بڑے جتنے اور پورے جوش کے

کے ساتھ اپنے خشوع و صلاقی اور تجرید قرآنی کا سکھ بٹھانا چاہا۔ محبت شیخین کے پردہ پر وہ
 میں اہلبیت مصطفویٰ سے آنکھیں پھریں۔ ایک جماعت نے محبت اہلبیت کا نام
 لیکر حضرات شیخین پر لعن طعن کے تیر تکفیر کے پتھر پھینکا شروع کئے۔ قادر مطلق کو
 اپنی تمام صفات کا اظہار منظور تھا لہذا حسب منشاء بعض منیشاء اگرچہ ہزاروں ان
 نباشت کے دام نزویر میں پھنس گئے مگر یہ صدق الحق یعلو بالآخر سب خائب و خاسر
 ہوئے۔ دنیا زانے نے جان لیا کہ نہ او کو حضرات شیخین سے کوئی تعلق نہ او سکھ
 حضرات اہلبیت سے کچھ واسطہ۔ دونوں درباروں سے دونوں گروہ مردود وہ اسی
 طرح ہر وقت میں دھوکے باز جلسا ساز جو جھوٹ کو سچ کہہ کر اتانے والے ہوتے
 رہے۔ جبکہ مقابلہ میں اہل حق اپنی زبردست اور حقانی کوشش سے اونکی گندہ مانی جو
 فردوسی کو آشکار فرماتے رہے۔ اور اب تھوڑے دنوں سے تو ایسے واقعات کا ظہور ایک
 معمولی سی بات ہو گئی ہے اسے دن نئے نئے فتنے پیدا ہوتے ہیں جنکا ہونا حضرت مخیر
 صادق علیہ الصلاۃ والسلام کی پیشین گوئی کے مطابق نہایت ضروری تھا۔ ہمارے
 شامت اعمال و بد کرداری سے ان حشرات الارض کے وجود کیلئے سر زمین ہندوستان
 کچھ ایسی موافق آئی کہ تھوڑے مادہ فاسد کے اجتماع پر ایک مغوی جماعت قائم ہو چکی
 ہو۔ قریب کا ذکر ہو کہ ہندوستان میں **گروہ** کے نام سے کان اشنائے گئے۔
 دفعہ ایک نامی گرامی اونچے گھرانے سے اسماعیل نامی ایک شخص پیدا ہوا
 جب تک کہ خاندان کے بڑے بڑے جیتے رہے اپنے خیالات کو چھپائے رکھنا پڑا
 اور وہ اونھوں نے دنیا سے کوچ کیا اور اوسراں را خلف نے پیٹ سے پاؤں
 نکالے اور اپنے شکم زاونا پاک خیالات کو توحید کی آڑ سنت کے پیرایہ میں ظاہر کرنا

شروع کیا ایک دو نہیں سیکڑوں اپنے جاوہ مستقیم کو چھوڑ کر اس کے پیچھے قدم قدم
 ہوئے تمام ہندوستان میں اور ہم مجاہدین کی ہدایت و ضلالت دونوں اشد عزوجل کی
 طرف سے ہیں اس لئے سچے دین کی حفاظت و حمایت کیلئے اپنے مقبول بندوں کو
 کھڑا کر دیا جنکی مشکور و مقبول سعی نے ثابت کر دکھایا کہ توحید و سنت کا نام لینا محض
 و صو کے کی ٹٹی ہو بلکہ یہ اثر ارنما بکار نہ اس قادر مطلق کی قدرت و قدرت کو مانتے
 ہیں اور نہ اس کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان کو جب اس فرقہ
 کے باقیماندگان مخدولین پیشوایان صحیحہ نے دیکھا کہ کوشش رائگان ہوئی تمام
 اوٹام و مفساد ظاہر ہو گئے اپنے پیرایہ کو چھوڑ کر دوسرا بھیس بدلادمان توحید کا نام
 تھا یہاں اسلام کا نام لیکر قومی ترقی و آزادی کے مطلق العنانی کے سابقہ دیا گیا
 جنت و رنج جن فرشتے اور دیگر ضروریات دین کو بیکار ٹھہرا کر مجرور کلمہ گوئی و سحر و جادو
 کی نجات کیلئے کافی بنا کر دنیا طلبی کو ضروری قرار دیا۔ آزاد منش تو عمر طباہی ٹری ہوئی
 سے اسکی پیروی اسکی تائید و تصدیق پر آمادہ ہو گئے مگر بمصدق لکل فرعونوں سے
 اکثر بلاد ہندوستان سے اونکی تکفیر و فتاویٰ شایع ہوئے حتیٰ کہ علمائے حرمین شریفین
 نے بھی بڑے شد و مد کے ساتھ اونکے کفر و فتنی دیا جسکیا یہ اثر ہوا کہ اگرچہ روپیہ تو بہت
 لپو اوٹھون نے جمع کر لیا مگر عوام غریبے اہل اسلام پر اونکی بددینی کا اثر ثابت نہ ہوا۔
 اب چند سال ہوئے کہ دور میان بارگاہِ نبوی نے علیگڑھ شاہی سرمد کی قوت سے ضرورت
 زمانہ اور مصلحت وقت پر مجتہدانہ نظر ڈال کر ترقی کی دھن میں نہایت بلند پروازی سے اصلاح
 و رفاه قومی کا بیڑا اٹھایا۔ ایک مجلس **مدوۃ العلماء** کے نام سے قائم کی جسکے ذمہ
 سے اپنے پیچھے خیالات اور ولی منصوبوں کو پورا کرنا چاہا اور نہ ہائی طور پر ظاہر کیا کہ اس

مجلس کے ذریعہ سے علم دین کی ترقی مذہب ابستت کی تائید کی جائیگی وہیات میں بڑھتی
اشاعت اسلام و اعظین مقرر ہونگے مسلمانوں سے سچا مصارف اور جھگڑے موقوف
کریں گی کوشش کی جائیگی کہ ان اغراض و مقاصد سے مخالفت کی کیا وجہ تھی **کا پتور** میں
سالانہ جلسہ و تار بندی مدرسہ فیض عام ہو کر تاتھا مولوی لوگ اطراف سے جمع کئے
جاتے ہو تیاروں نے خیال کیا کہ یہ بنا بنایا ہجوم ملیگا اوسے کے جلسہ ۱۳۱۷ء کی پھیلی
تاریخوں میں جلسہ نادرہ کی خشت بنیاد رکھنی ٹھہرائی ہو نیز جلسہ شروع ہوا تھا کہ تار جاتا
و لے اصل مطلب کو تار گئے حضرت کامر کو ز خاطر ظاہر ہو گیا پھر یہ پورہ و افض
غیر مقلدین و تفضیلیہ و تابیہ و بتدعین پیام و کلاب اہل النار پڑے اصرار و جو شاہ
سے ہلا کر سپہان عزیز بنائے گئے و انکے و عطا پر سر منبر و آپا سے ایٹھنیں اراکین جلسہ
دینی بنانے کی ٹھن گئی اس طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر جناب مولانا مولوی **رحمی**
احمد صاحب محدث سورتی بوجہ جناب مولانا مولوی **احمد رضا خان صاحب**
فاضل بریلوی وغیرہ پیر و ان سنت مصطفویہ سے نزاع کیا کسی کو ڈوبتا دیکھ کر اوسکی مدد
نکرنا انسانیت کے خلاف ہو لہذا ہمیش و نصیحت مناسب خیال کی گئی مگر سخت وقت
یہ تھی کہ سمجھائیں تو کس کسکو کہ سب کے سب ایک ہی نشہ میں مدبوش ہے ایک خیال
پر مٹے ہوئے ہے خیال ہوا کہ غیر مقلدوں سے لڑنے والے ان سب حضرات کے اوستا
بڑے عقیدوں اور سفیر و اڑھی کے بزرگ جناب مولانا مولوی **لطیف اللہ صاحب**
اونکی منشا و کار استفسار اور اونکو سمجھانا مناسب ہو وہ مولانا فاضل بریلوی نے **اولا**
صرف اونکو اس جمعہ اجازت کے برے نتائج پر **عصا** اطلاع دیکر رائے دریافت کی فرمایا میں
کیا کہوں مجکو خود صحیح سے یہی سمجھتے جیسے کہ یہ وقت آگیا مگر سب کے سب ایک خیال پر

جئے ہوئے میں کوئی نہیں سنتا پھر اس خاص بات حجت کے بعد ناظم صاحب وغیرہ بلا
 گئے فاضل بریلوی نے مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کے مواجہے میں
 نہایت توضیح و تشریح سے اونکی غلطی و خام خیالی پر متنبہ کیا وہ دیر تک و لائل قطعہ شریف
 سے سمجھایا کہ اہل سنت کے مذہبی جلسے اور اس مخالف مذہب کا رد و انی سے کیا علما
 مخالفان مذہب اور مذہبی جلسہ کے رکن بنائیں جائیں قطع نظر عدم جواز کے آئندہ کے
 لئے اسکے نتائج نہایت مضرت رسان میں جسکے جواب میں ناظم صاحب نے اخیر قول
 یہی کہا کہ اب تو ہم دعوت دیکر بلا چکے اب تو پھیلا چکے سمیٹیں کیونکر مان آئندہ خیال رکھا
 جائیگا جب فہمائش کا کوئی اثر ثابت نہوا تو قبل جلسہ کا پورے چلا جانا لازم ہوا
 سال بھر تک ڈھانڈے بندھائی گئی کہ آئندہ جلسہ سے کچھ نہوگا کہ روئے اور جلسہ کی اشاعت
 پر ظاہر ہوا کہ ایسے خلاف دیانت جماؤ پر جو انا مرتب ہونا ضرور میں وہ سب واقع ثابت
 ہیں ہر سطح مختلف مذاہب کے حضرات کو دعوت دیکر بلا یا جلسہ دینی کا رکن بنایا تھا
 اوسی طرح اب نئے ساتھ یہ رعایت بھی ملحوظ رکھی گئی کہ اپنے اپنے اختلاف کو فرعی اختلاف
 اور اونکو اپنا دینی بھائی بنایا و انص کے مقابل اہل سنت کا ہر عقیدہ محض ظنی ٹھہرایا
 صحابہ کرام کے تبر او تکفیر کو ذرا اور اسی بات بتایا عرض عجیب عجیب پر ایہ میں اپنا
 نفاق و شقاق ثابت کروکھایا چہ دو سہر جلسہ جو لکھنؤ میں منعقد ہوا اوس میں تو
 خوب کھل کھیلے و ساوس اہلیسیہ اور نیچر شاہی خیالات کو ایمانی ہدایات اور قرآنی تعلیمات
 ٹھہرانے کی کوشش میں دین و مذہب کو خیر باد کہدی پڑی نہیں کہ رو انص و ہا یہ
 و تقضیلہ و نیچرہ کو رکن جلسہ مذہبی قرار دیا بلکہ تمام فرق کو براہ راست اور حق پر ٹھہرا کر
 سب سے خدا کو راضی و خوشنود قرار دیا چہ تکفیر تو تکفیر کسی فرقہ کی تضلیل کو بھی مخالف

اسلام اور ان کی محبت کو جزو ایمان بتایا اور بدعت عین کونا جائزہ ممنوعہ فساد فی الدین
 سر پھیل چھوڑی کہا گیا علی گڑھ شاہی سرکل نافذ کر دیا کہ وہ عقائد و مسائل جو ہمیں
 فرق کلمہ گویان کے زاعمیہ میں اون کے سوال کا ہرگز جواب نہ دیا جائے مسلمان ہونے کے لئے
 صرف کلمہ گوئی اور سجدہ الی القبلہ کافی ہے کسی فرقہ کلمہ گوئی امانت کو خدا و رسول کی امانت
 کہتے ہوئے قیامت کے ہولناک دن کا خیال نہ آیا ہائے اربعہ کے اختلاف کی نسبت صاف
 کہا یا کہ خیال کیجئے تو اونہیں باہم کفر و اسلام کا فرق ہے جو جلسہ میں کوئی کچھ کیوں نہ کہے مگر
 ہرگز کسی کو پورے کی اجازت نہیں خاموشی کے ساتھ تمام حاضرین کو سننا لازم الی
 غیر ذلک من الضلال والاحاد والطغیان والفساد فنعوذ باللہ من شرور
 النفس سوء الاعتقاد لکنہمین ایسے ہی بیانات فاسدہ اور مذہب شکن مضامین
 پر وہ حضرات جنکو اپنا مذہب عزیز تھا اور جو سمجھتے تھے کہ ایک دن مرنا اور خدا کو موٹھ
 دکھانا ہو اور زبانی جمع خرچ کے بھروسے پر شریک جلسہ ہو گئے تھے بھری محفل میں
 کھڑے ہو گئے اور فوراً اٹھ آئے حامیان مذہب نے جب ندویہ کی یہ مطلق العنانی اور
 آزادی ملاحظہ فرمائی اور یہ بھی سنا گیا کہ جلسہ کے لئے شہر بریلی
 تجویز ہو گیا اور ہنوز کوئی اصلاح نہ ہوئی لاجرم خیال کیا گیا کہ قبل جلسہ تصفیہ ہو جائے
 تو بہت اچھا ہے چنانچہ جناب مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب علامہ بدایونی
 نے **ذہبی اشفاق حسین** صاحب رکن انتظامی ندوہ سے عند الملاقات
 فرمایا کہ آپ بھی ندوہ کے رکن اعظم ہیں اور سنا گیا ہے کہ آپ ہی کی دعوت پر بریلی میں جلسہ
 ندوہ ہونی والا ہے لہذا جب یہ بات ظاہر کی جاتی ہے کہ وہ جلسہ مذہبی ہو تو ان امور کی اصلاح
 ہونی چاہئے اور اگر اصلاح منظور ہو تو جلسے سے قبل ہو جائے تاکہ وقت پر نزاع نہ ہے

ڈپٹی صاحب نے جناب مولانا صاحب کے اعتراضات کو تسلیم فرما کر جواب دیا کہ آپ ان
 امور کو تحریر فرما کر بذریعہ خط میرے پاس بھیج دیجئے تاکہ میں اس تحریر کو ناظم صاحب کے پاس
 بھیج دوں وہ ضرور اصلاح کرانگے اور قبل از جلسہ اصلاح ہو جائیگی جناب مولانا
 صاحب نے ڈپٹی صاحب کے نام خط روانہ فرمایا جس میں نہایت مناسبت اور اختصار کے
 ساتھ یہ بات ظاہر کر دی گئی کہ اس وقت کی رویدادوں سے ندوہ سے جو کارروائی ثابت ہو رہی
 ضرور مخالف تحقیق ائمہ اعلام ہے نیز اس کے بہت اراکین وہ ہیں جن کے عقائد و مسائل
 بموجب مذہب اہلسنت سے تکریم کفر میں اور جلسہ دینیہ میں اونکو مسند و عطا پر بٹھانا جو مسند
 مبارک حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور اوستے و عطا کھلوانا جلسہ دینیہ
 میں اونکی تعظیم شان موجب فساد دین و باعث نقصان عوام اہل اسلام ہے وہ اس حال
 کے بعد جناب مولانا صاحب موصوف نے مفاسد ندوہ کی قدر تفصیل کے ساتھ بیان
 فرما کر استدعا فرمائی تھی کہ اگر قطع نظر تحقیقات سلف صالحین اور قطع نظر تحقیقات حضرت
شاہ عبدالغفور صاحب و حضرت **شیخ محمد صاحب** کے اور قطع نظر تحقیقات
مولانا رشید الدین خان صاحب و **شاہ احمد سعید صاحب** و مولوی
اشفاق حسین صاحب رامپوری و مولوی **محمد شاہ صاحب** دہلوی وغیرہم کے اگر خود
 معزز اراکین ندوہ اپنی ہی تصنیفات و تحقیقات سابقہ کو حکم قرار دینے سے بھی بخوبی
 اصلاح ہو سکتی ہے کس **فتح المسدین** و **جامع الشواہد** وغیرہما میں اکثر عقائد و اعمال
 و ٹاپیہ وغیرہ مفلسدین وغیرہما کو کفر و مبطل نماز قرار دیا ہے اور مبتدعین کی صحبت کو مخالف
 ایمان لکھا ہے لہذا ان رسائل پر ناظم صاحب اور بہت معزز اراکین ندوہ کی تصدیقات و
 تصدیقات موجود ہیں پس اگر بموجب مذہب اہلسنت کے مفاسد ندوہ کی اصلاح

کا باضابطہ اعلان ناظم صاحب شائع فرماویں گے تو ہم غریبا بھی خدمت کیلئے حاضرین
 ورنہ مجبور رہے جب وقت منتظر جواب نہ آیا اور ندوے کی طرف سے اعلان شائع ہو گیا کہ پرنسپل
 میں جلسہ ہو گا تو پھر دوبارہ ڈپٹی صاحب کو یاد دہانی کی گئی مگر افسوس کہ ڈپٹی صاحب نے ندوی
 مصلحت کو حکم شرعی پر مقدم سمجھا اس پر نہ سانی میں نہ صرف سکوت عن الحق بلکہ دیدہ
 و دانستہ حمایت و اعانت باطل کو گوارا فرمایا اور ایک جواب ندیاہ جب اس توسط سے کام
 نچلا تو جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے ستر سوالی
 متعلق اقوال ندوہ دہشری شدہ و فتر ندوہ میں بھیجے اور تمام علماء ندوہ سے قرآن
 و حدیث کے عہد یاد دلا کر جواب طلب کئے مگر لا جواب اعتراضوں کا جواب کیا تھا اور
 قبول حق پر اوں پجری بزرگان ندوہ نے نہ آنے دیا کہ ندوے کی انجمن سب او نھین
 کی کی دھری تھی پھر مولانا موصوف نے بلا واسطہ خاص ناظم صاحب سے مراسلت
 شروع کی متعدد خطوط بھیجے خوشامد سے منت سے لاکھ طرح سمجھایا کہ مذہب پر رحم کیجے اور
 تاخیر و حیلہ فرمائے جسکے جواب میں کبھی کوئی عذر آیا کبھی کچھ حیلہ بنایا کسی خط میں صاحب
 لکھ دیا کہ اس قسم کی کارروائی بہت براہ فہم کی ہے ہمارے دل میں وہ خیالات
 نہیں ہیں کسی خط میں یہ دھکیان دیکھیں کہ دیکھو تمکو بہت نقصان اوٹھانا ہوگا
 کوئی تمھارا ساتھ نہ لگاؤ غرض کہ سٹ دھری نے اصلاح کی طرف متوجہ ہونے دیا
 آخر وہ ستر سوال بصورت رسالہ شائع کئے گئے اور تمام اکابر ندوہ کو سخت سخت قسمیں
 دین کہ حق قبول کیجے یا جواب معقول دیجے غل تو مدتوں مچا کہ ہائے ستر سوال کئے
 ہائے ستر سوال کئے مگر جواب جب نہ اب مولوی محمد شاہ رامپوری صدر ثانی
 ندوہ نے اپنے ایک مرید کو بریلی لکھا بھیا تم بھائی اشفاق حسین صاحب

ڈپٹی سے کہنا وہ بھائی مولوی احمد رضا خان کو کہلا بھیجین کہ بھائی
 تم نے ستر سوال کئے ہیں ایک دو سو تے تو میں جواب دیتا اسپر کہہ دیا گیا کہ ندوے
 میں ڈھائی سو علمائے جاہل ہیں ایک ہی ایک سوال آپس میں بانٹ لین تو کوڑیوں
 فاضل بھنگے مگر العظمت اللہ جواب کی قدرت کے تھی اور ہر جناب مولانا سید
 شاہ محمد عبد الصمد صاحب سہوانی سے بھی مکاتبت چھڑ گئی ناظم صاحب
 نے یہاں بھی یہی حیلہ و حوالہ کا انداز برتا اور امر حق کسی طرح ماننا تھا مانا چونکہ جناب
 مفتی لطف اللہ صاحب جج ٹائیکورٹ حیدرآباد ناظم صاحب و دیگر اراکین
 ندوہ کے استاد ندوے کے صدر بنائے گئے تھے لہذا بمقام حیدرآباد جناب
 مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی نے اونسے ملاقات فرما کر کہا آپ تو
 ایک جلسہ میں شریک ہو کر حیدرآباد چلے آئے اور آپ کے شاگردوں نے یہ طوفان مچا رکھا
 جو تلامذہ کو فہمائش کرنا آپکا فرض منصبی ہے آپ سمجھائے کہ جلسہ ندوہ ہی کو ان امور
 مخالف مذہب سے کیوں نہیں پاک و صاف کر دیتے مفتی صاحب نے فرمایا
 سرکاری کام سے مجبور بالکل فرصت نہیں ہوتی مجھ کو اس وقت تک کتب ندوہ کے
 ملا حظہ کا بھی اتفاق نہوا ہے مولانا صاحب نے ندوے کی رو داڑ پڑھ کر سنائی اور
 فرمایا ندوے کے متعلق ایک فتویٰ طیار کیا گیا ہو مگر زمی سے اونھیں اصلاح پر
 لانا منظور ہو لہذا او سہیں ندوے کا نام بھی نہ لکھا گیا مروجہ طور پر زید و عمر کے نام سے
 سوال قائم کئے گئے ہیں اور تہذیب و متانت کے ساتھ جواب لکھے ہیں مفتی صاحب
 نے اس فتوے کو شکر فرمایا کہ رو داڑ ندوہ اور یہ فتویٰ دونوں میرے پاس چھوڑ
 دیجئے یہ رو داڑ کو پھر غور سے دیکھ کر فتوے پر ہر کر دوں گا اور دوسری ملاقات میں

مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے روڈاؤ کو خوب غور سے دیکھا فی الواقع ندوے میں مفسد شرعیہ موجود ہیں آپ کا خیال ٹھیک ہے ناظم صاحب کو اصلاح پشورہ مجبور کرونگا مگر آپ جانتے ہیں کہ زمانہ بہت نازک ہے ذرا سی بات میں نفسانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعد نفسانیت آجائیکے پھر اصلاح کی امید نہیں ہو سکتی چونکہ ان سوالات کے جواب میں ایک سوال کے متعلق لکھا ہے کہ یہ قول محض ضلالت ہے اور وہ قول خاص ناظم صاحب کا ہے لہذا اس قدر لکھ دینا کافی ہو سکتا ہے کہ یہ قول غلط محض ہے مولانا صاحب نے اس امر کو تسلیم فرمایا چنانچہ یہی لفظ بنا دیا گیا اور مفتی صاحب نے مہر کر دی ہے اور انکی مہر کے بعد دیگر علماء و مفتیان حیدرآباد کی موہیر سے فتویٰ مزین کر دیا گیا جسکو حاجی مولوی عبدالرزاق صاحب حیدرآبادی نے رسالے کی صورت میں ترتیب دیکر چھپوایا ناظم صاحب و دیگر اراکین کی خدمت میں بھیج دیا ہے خیال تو یہ تھا کہ ناظم صاحب سمجھ جائینگے مگر اولٹا اثر ہوا کہ آگ بولا ہو گئے کہ ہماری گرفت کیوں لگی ہے ہم جو چاہیں کہیں جو جی میں آئے لکھیں ہم سے پرانے فتن کی اصلاح کیوں چاہی جاتی ہے اخباروں میں لعن و طعن کی پوچھا شروع کر دی ہے اس عرصہ میں فتوائے مطبوعہ حیدرآباد اس خادم قوم میر عبدالرحمن دہلوی واروہال بمبئی کی نظر سے گذرا جس پر علمائے عیسیٰ نے بھی اپنی موہیر ثبت فرمائی تھیں انھوں نے اس فتوے کو اپنی تمہید کے ساتھ چھاپ کر عیسیٰ سے اکثر اراکین ندوہ کی خدمت میں ارسال کر دیا ہے ہدایت تو نہ ہوئی مگر یہ امر مشہور کیا گیا کہ فتوائے حیدرآباد جعلی ہے مفتی صاحب نے مہر نہیں فرمائی اور پھر اقرائے محض ہوئے مفتی صاحب کے نزدیک ندوہ مفسد سے پاک اور اسکی روڈاؤں میں کوئی مضمون مخالف مذہب اہلسنت

ہنہین ہو بیلی کے جلسے میں مفتی صاحب شریک ہو کر اس امر کو بخوبی ظاہر فرمادینگے *
 مفتی صاحب اور ان کے بعض رشید تلامذہ کے نام سے خطوط بھی شائع کئے گئے
 جنہیں مفتی صاحب نے تو یہ تحریر کیا تھا کہ اگرچہ فتویٰ صحیح ہو اور میں نے اوپر مہر
 بھی کی ہو لیکن اگر میں جانتا کہ اس فتوے سے ندوے کو کوئی نقصان پہنچے گا تو
 ہرگز مہر نہ کرتا مگر بمصدق اگر پُرنتواند سپر تمام کند۔ شاگرد رشید صاحب نے صحاف
 لکھ دیا کہ سرے سے یہ وہ فتویٰ نہیں ہو وہ تو متعلق روافض کے ایک اور فتویٰ
 تھا ان زبانی بیانات کے استماع اور ان تحریرات کے ملاحظہ سے حیرت ہو گئی کہ اللہ اعلم
 یہ کیا ماجرا اور کیسی دین فروشی و خدا فراموشی ہو۔ ایام ندوہ قریب تھے لہذا خیال کیا
 گیا کہ بمقام بریلی جناب مفتی صاحب سے بالمشاوران خطوط و شہرت کی نسبت استفسار
 کیا جائیگا انتظام و سرانجام امور کیلئے ندوے سے کئی روز پیشتر ناظم صاحب بریلی
 آگئے تھے اور صبح و شام مفتی صاحب کی تشریف آوری کی بھی خبریں تھیں لہذا
 ناظم صاحب سے پھر استدعا کی گئی کہ اب بھی صلح ہو جائے تو جلسہ میں درہمی برہمی ہو
 جسکے جواب میں کہلا بھیجا کہ آپ کامل اطمینان رکھئے کامل اصلاح ہو جائیگی *
 وہ پہر کا وقت تھا ناظم صاحب فرودگاہ علمائے اہلسنت پر گئے اور نہایت محبت
 کے پھیر میں جناب مولانا احمد رضا خان صاحب سے مسکرا کر فرمایا کہ اب
 رفت گزشت کیجئے درمیان جان و جانان ماجرائے رفت رفت * اب
 میں تمام امور کی اصلاح کرونگا مولانا فاضل بریلوی نے فرمایا اس سے کیا بہتر
 صرف اسبقہ مقصود ہو * ورنہ ہندوئے شمارہ خطائے رفت رفت * بعد
 ظہر جناب شاہ مولانا عبد القادر صاحب بدایونی مع دیگر علمائے اہلسنت

کے ناظم صاحب کی ملاقات کو اونکی فرودگاہ پر تشریف لگئے اور صرا و وصر کی باتیں
 کر کے بعد ناظم صاحب نے فرمایا چونکہ یہاں امیر لوگ آتے جاتے ہیں لہذا ان کے
 سامنے علمی بحث پیش ہونا چاہئے میں شام کو آپ کے پاس آکر طر کر دوں گا مگر آئے
 تقاضا بھیجا گیا کہا صبح آؤں گا آئے پھر باور و مانی لگی کہ کہا جو بہا راجی چاہتا ہوں ہم
 کرتے ہیں جو تم سے ہو سکے تم کرو ہم اصلاح نہیں کرتے انا اللہ وانا الیہ راجعون
 مفتی صاحب بھی داخل بریلی ہو گئے یہ جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ چاہا کہ حضرت
 مفتی صاحب سے دریافت کیا جائے کہ وہ ان تو عیار ظالموں وین و مذہب کے بدخواہوں
 بھولے مقدس بزرگ کو سکھا پڑھا کر بھیجا تھا سنتیں بھی نہ پڑھیں باوجود اصرار و
 خوشامدی کے نہ ٹھہرے اور سیکڑوں کے مجمع میں جلد جلد قدم اوٹھائے تشریف
 لگئے دوسرے دن خطا بھیجا گیا ایسی نسبت چند سوالات کے جواب مانگے یہاں
 کی درخواست کی جس کا جواب سچا نظر جبروت کچھ نکلا مان ایک جواب اور بھی دیا وہ
 یہ کہ ہم کچھ جواب نہیں دے سکتے ہمارے یہاں سکوت کی ٹھہری ہو صبح سے شام تک فرودگاہ
 علمائے اہلسنت پر میل لگا رہتا متعدد دارالکین ندوہ آئے اور رومہ داسے ندوہ تینا
 مضامین باطلہ دیکھ کر مفاسد کا اقرار فرماتے اصلاح کا وعدہ کرتے بہت سے تو پھر
 پلٹ کر نہ آئے اور بہت آئے اور تاسف کیا کہ ناظم صاحب وغیرہ اصلاح پر راضی
 نہیں ہوتے مولوی عبدالحی صاحب آئے مولانا احمد رضا صاحب
 صاحب مولانا وحی احمد صاحب سے استدعا کی کہ مجھے تنہائی میں کچھ
 گزارش ہو ڈھائی گھنٹے تک ندوہ و ندویان کو مغالطات سنایا کہ مولانا فاضل
 بریلوی سے فرمایا مولانا میں تو سراسر اچھا خیال ہوں میں تو بہت خوش ہو رہا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف سے ایک شیر کو قائم فرمایا جو پھر مجمع میں اگر علانیہ مفاسد نذرہ
 کو تسلیم فرمایا بڑے شہر و مد کے ساتھ کہنے کہ میں بہت جلد اصلاح کئے دیتا ہوں مگر وہ
 ایسا ہی جاتا تھا کہ آج تک آئے ہیں کچھ ایسا سوئے ہیں سونے والے کہ شہر تک جاگنا
 قسم ہو کہ اگرچہ ناظم و صدر صاحب وغیرہا کو ہدایت و توجہ نصیب ہوئی مگر بجز اللہ مستعد
 وہ حضرات علما جو ندوے میں شریک تھے مفاسد ندوہ پر مطلع ہو کر ندوے سے علیحدہ
 ہو گئے اس عرصہ میں اہلسنت کی طرف سے متعدد اشتہارات چھپ کر شائع ہوئے کہ سمجھ لیجئے
 یا سمجھا دیجئے مگر کوئی مقابلے پر نہ آیا چہ ندوہ تو ہو گیا مگر آمدنی میں بڑی کسٹٹ پڑ گئی اور
 ہر شخص نے سمجھ لیا کہ ندوہ کا نقشہ نچر پان کا بچہ ہو اس دوران ندوہ
 میں ندوے کی طرف سے دور رسالے بھی شائع ہو گئے ایک اعلام مصنفہ مولوی
 عبدالحق صاحب حقانی دوسرا مدنیہ الالہیہ امجد علی کے نام سے جسکی بابت
 مولوی عبدالحق صاحب نے فرمایا وہ بھی میرا ہی رسالہ ہوا امجد علی کا نام برائے نام ہو
 جن میں بجز فضول طعن و بیہودہ گوئی و مخالفت مذہب اہلسنت کے حضرات اہلسنت
 کے کسی ایک اعتراض کا بھی جواب دیا نہ صاف لکھ دیا کہ روافض و نجریہ وغیرہم کسی
 فرقہ کی بھی تکفیر جائز نہیں ہے کسی مسلمان کو ندوے کی مخالفت جائز نہیں ہو سکتی یہ فرقہ
 ظاہر یہ سلف صاحبین کے نزدیک سنی ہو رہی ہے پر وہ فیسر کالج نچر پان سنی ہونے نصیبین
 کی شرکت غزوات سے استدلال ہے عرض کردہ اسی قسم کے بیانات سے دوورٹی اور
 چوورٹی سیاہ کیگن جسکے جواب میں سطوہ لودھنوات ارداب دارالندوہ
 اور غزوہ لہدہ سماک الندوہ اہلسنت کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں چونکہ فتوے
 حیدرآباد کا جعلی ہونا مشہور کیا گیا تھا لہذا مولوی عبدالرزاق صاحب نے حیدرآباد میں

رسالہ چشمہ شایع ہونا مگر مفتی صاحب کے پاس بھیچ دیا جس میں جناب مفتی صاحب سے
چند سوالات شمر علیہ کے جواب چاہے تھے اور متعلق فتوے کے مسائل کے
استعارہ فرمائی تھی مگر مفتی صاحب کو عیاروں نے سمجھا دیا تھا کہ کچھ ہو چپ نہ ٹوٹے پھر اسی
عرصہ میں وقتاً فوقتاً دوسرے کی تائید میں بعض اراکین کے نام سے بعض رسائل شہر
ہوئے اتمام اکچھ ایک رسالہ سید احمد صاحب کے نام سے شایع ہوا جس میں ابتدا اس
مضمون سے لکھی کہ ندوہ کی مخالفت ہونا دوسرے کی قبولیت کی دلیل ہو کہ چونکہ جس وقت میں
آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع فرمائی تو حضور کی بھی مخالفت کی گئی تھی مخالفین
کی تمام تحریریں تعصب و عنایت کی بنا پر میں جو شخص خود اصول اسلام میں بعض باتوں کا
مخالف ہو اس سے بھی محبت رکھنا فرض ہو جس کے جواب و دفع اوامام و میر کا بد میں رسالہ
رہم اکچھ سید احمد علی صاحب حیدرآبادی نے شایع فرمایا یہ ایک رسالہ مولوی سلیمان
صاحب نے اپنے بھائی حکیم ایوب صاحب کے نام سے مسمیٰ بقول **فائل**
شایع کیا جس میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتباع الہیت کا حکم کیا
ہو اس حکم پر غور کرنے سے علماء ندوہ کی حقانیت اور مخالفین کا برسراطلائے ہونا ظاہر
ہو جاتا ہے کیونکہ اہل ندوہ جناب ناظم صاحب وغیرہ سید ہیں اور رب النوع مخالفین دو
بزرگ ہیں جناب مولانا عبدالقادر صاحب جو عثمانی ہیں اور حضرت عثمان خاندان
پیشوا سے اور جناب مولانا احمد رضا خان صاحب پٹھان افغانی ہیں اسکا جواب
جناب مولوی شاہ عابد الوہاب صاحب لکھنوی فرنگی محلے نے خوب دیا کہ اسی
پر حقانیت ہو تو کانفرنس نیرپان تم سے بڑھ کر حق پر تم سید کہے جاتے ہو وہ **سید**
کہلاتا ہے اسی رسالے میں شیخ سلیمان صاحب نے یہ بھی لکھا کہ کسی کو مروود و غیثہ راضی

مرد۔ کافر کہنا خلاف تہذیب ہر شیخ مجدد صاحب نے جو مبتدعین کی صحبت کو
 ناروا بتایا وہ اونکی خطا ہی ناظم صاحب مثل جبال مشائخ کے نہیں ہیں کہ مجدد صاحب
 کے رکابت کو قابل عملہ کہہ سکتے ہیں۔ حضرت اہلبیت پر ام خواجه کو اپنی بیٹیاں بیاتے
 تھے۔ الی غیر ذلک من الخرافات جسکا جواب مرحوم المہارل شائع ہو چکا ایک
 رسالہ سر تاج علمائے ندوہ مرزا حیرت دہلوی کے نام سے مسمیٰ بمقامہ ندوۃ العلماء
 شائع ہوا جس میں نہ حمد نہ نعت بلکہ بسم اللہ سے ہی پیشتر اس کفر پر شعر سے آغاز رسالہ
 کیا گیا ہے۔ یار کا جلوہ دکھائیں ہم اور ہم آئین کلیم۔ طور پر سے کیا پھرے وہ خاک
 پتھر دیکھ کر پھر پور میں حضرات کی تحقیقات کو مستند بنایا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اگر وہ فرض
 نچر یہ کے اسلام میں شک تو پھر اہلسنت مخالفین ندوہ کیوں کر مسلمان ہو سکتے ہیں ندوہ
 سے پیشتر اراکین ندوہ جو مبتدعین کا رو لکھتے تھے یہ اونکی غلطی تھی بعض فرق کی تکفیر
 کرتے تھے یہ اونکی غلطی تھی اہل ندوہ اپنی پھلی غلطی پر آگاہ ہو کر اب شیطان و تائب ہیں
 خون کے انسو بہا رہے ہیں کہ بدعتے بد مذہبوں گمراہوں کی مخالفت ناحق کی جو مخالف
 ندوہ ہیں وہ مخالف و دشمن اسلام ہیں اگر سابقاً فتح المسدین و جامع الشواہد
 وغیرہ میں علمائے ندوہ نے تکفیر و تضلیل فرمائی تھی تو اس وقت کا الزام اب انپر عائد نہیں
 ہو سکتا کیونکہ اس پھلی کارروائی سے اب وہ تائب ہو گئے فرض ایسی ہی ہے وہ سزا دین
 سے اس صفحے سیاہ کئے ہیں جسکے جواب میں رسالہ اظہار مسکات اہل اندوہ
 شائع ہو چکا ایک رسالہ ارشاد الکمل نام مولوی حفیظ اللہ صاحب کے نام سے
 شائع کیا گیا جو مہینوں کی کمیٹیوں اور ندوی پنچایت کی کوشش سے ملیا ہے جو اتھا اس
 رسالہ میں کتب علمائے بہت کچھ حوالے دئے گئے ہیں اور متعدد عبارات نقل کی ہیں انھوں نے

عوام اور اپنے اظہارِ **رض** میں پوری کوشش کی جو یہ رسالہ مجلس اہلسنت
 بریلی میں بہ ماہ رمضان پہنچا جس کا جواب **اسعوا والفضل** بہ ماہ شوال میرٹھ میں
 فوراً شائع کرادیا گیا بجز اللہ اسکے ملاحظہ سے اہل ندوہ کی عیاری کی بخوبی قلعی کھول دی
 اسی عرصہ میں ایک رسالہ **بشارات ندوہ** کے نام سے ناظم صاحب نے مشہر
 کیا جس کے ذریعہ سے قوم پر یہ امر باور کرانا چاہا کہ ندوہ میں کوئی خرابی نہیں ہو سکتی کیونکہ
 ندوہ حسب مرضی مبارک حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قائم ہوا ہے مستعد و صاحب
 والا نشان مجسٹریٹ و ممبر سپرنٹنڈنٹ و سو و خوار رئیسان پیر گواری نے یہ مضمون خواہ مخواہ
 دیکھا ہے ایک خواب میں ہر کہ ایک وسیع کمرے میں قالین بچھا ہے وسط قالین پر گاؤں کی لگاؤ
مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ وغیرہ بیٹھے ہیں اور کبارہ قالین سے دو
 آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر نیچا کئے رونق افزو زمین خواب دیکھنے والے صاحب
 نے دریافت کیا کہ حضور نے صدر قالین پر کیوں تشریف نہ رکھی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی نشستگاہوں سے آدمی کے ولین تکبر پیدا ہوتا ہے اور
 یہ فرما کر ناظم صاحب کی طرف بغور دیکھا وغیر ذلک من اشاعات ہے اس عرصہ میں انتظار
 ہا کہ دیکھئے روند او بریلی میں وہ مضامین چھاپے جاتے تھے یا نہیں جو جلسے میں پڑھے
 گئے اور بطور خلاصہ اخبارچی صاحبین نے شائع کئے تھے اولاً **مختصر روند**
 بریلی شائع ہوئی جس میں صاف لکھا گیا کہ ندوہ کے **دارالعلوم** میں مذہب
 کی خصوصیت مد نظر رکھی جائیگی صریحاً کذب بانی دیکھئے کہ لکھیا آج کے جلسہ میں مولوی
کرامت اللہ خان صاحب واعظ و مہلوی نے وعظ کیا کہ ہاں لانا کہ وہ شہ یک
 جلسہ بھی نہوئے ناظم صاحب نے جو اصلاح نکالی تو وہ ندوہ سے بیزار ہو کر فوراً

لکھنؤ سے تشریف لگے رواد میں مخالفین ندوہ کا نام لے لیکر مہٹ و صرم
 لکچر وغیرہ الفاظ سے یا کیا غرض کہ بزور زبان و زور ہستان ندوہ کے مجاہد اور
 مخالفین کی توہین و تمجین میں کوئی کسر نہ چھوڑی جس کے جواب میں ندوہ کا ترجمہ
 رواد و سوم کا نتیجہ شائع ہو چکا ہے بعد کو رواد کلان شائع ہوئی جس میں
 تحریر ندوہ کی طرف سے مولوی مشتاق علی صاحب مختلف مقامات
 کے دورہ کیلئے مقرر کئے گئے کہ مقاصد ضروریہ کی تکمیل میں کوشش کریں جس کی کوشش
 سے مختلف مقامات پر انجمنیں قائم ہو گئیں اور اس دورے کی رپورٹ جو مولوی
 صاحب نے داخل کی وہ علیحدہ موجود ہے الٹح ملخصاً واضح ہو کہ اس دورے کی
 رپورٹ جو علی چھپکر شائع کی گئی اوس میں صاف تحریر ہے کہ ان مولوی صاحب کو ناظم صاحب
 اس خدمت پر مامور کیا کہ وہ اپنے وعظ کے ذریعے لوگوں کو سمجھائیں کہ انگریزی
 تعلیم کی مسلمانوں کو بہت ضرورت ہے و ولتمندون پر بار ڈالاجائے کہ وہ اپنی اولاد
 کو تعلیم دے کر کلج کے بورڈنگ ہوس میں داخل کرادیں۔ اٹح ملخصاً و نیز
 اکابر مفسرین عظام کے ساتھ بیٹہ نسخہ کیا وغیر ذلک من المفسد جس کے
 جواب میں رسالہ سیلوف العنوفہ شائع کر دیا گیا ہے چوتھا جلسہ
 میرٹھ میں منعقد ہوا جس میں النوع واقسام کے مکاتبات اور طرح طرح کی عباریوں چالاکیوں
 سے کام لیا اور طبعاً انتظار بسیار رواد چھاپی ٹریریٹی کے جلسہ سے عیاران زمانہ
 نے سکھا دیا کہ جلسہ میں سب کچھ پڑھو جو چاہو کہو مگر رواد میں شائع نہ کرو تاکہ مخالفین
 ندوہ کو اعتراض کا موقع نہ ملے لہذا اب لوئی جو رواد چھپی ناقص چھپی لکھدیا کہ
 پورا مضمون نرما و فتر میں نقل نہ آئی و فتر میں سے چوری گئی وغیر ذلک من توہیات الکی

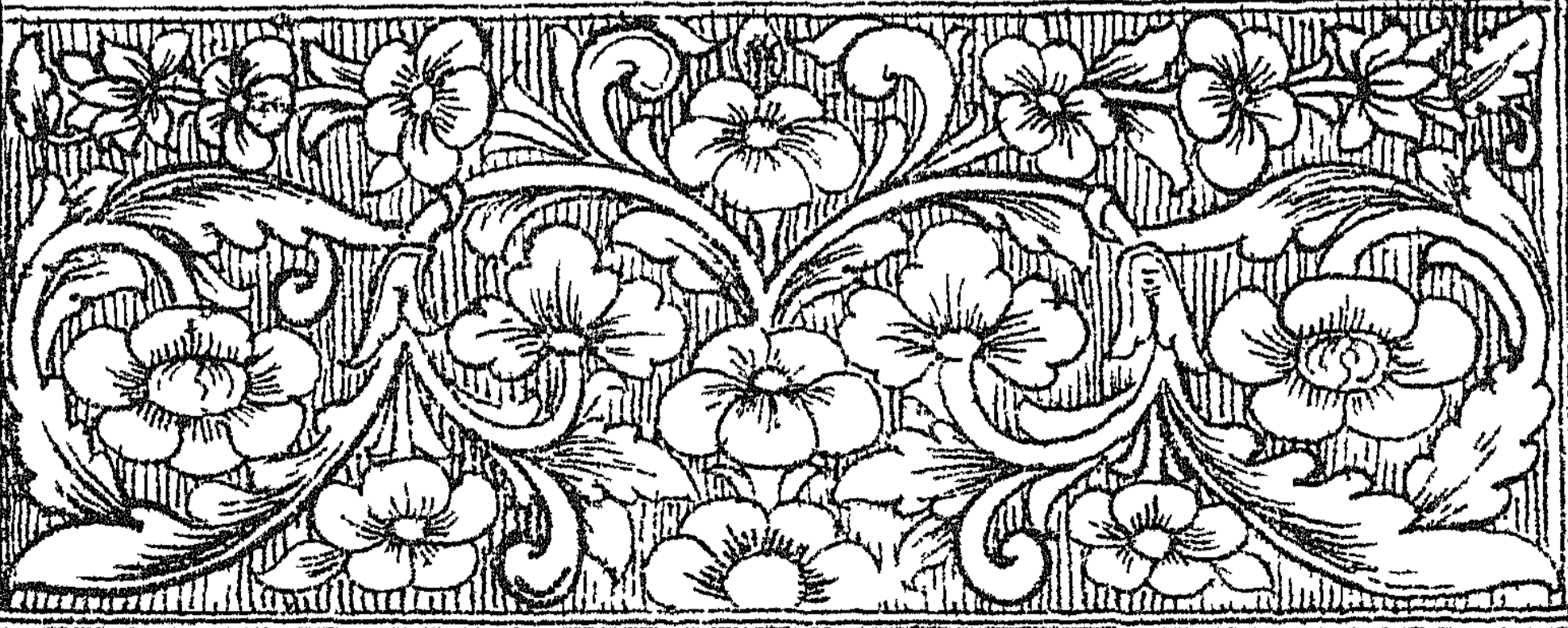
مگر پھر بھی بہت امور مخالف مذہب اہلسنت شائع کئے صاف لکھ دیا کہ جو شخص علوم و معارف
 فلسفہ و مسائل طبیعہ کو ساقی دیانت اسلامیہ خیال کرتا ہو وہ شخص دشمن اسلام ہو جسکے
 جواب میں روشنائی شائع کر دیا پو علی بذالقیاس ندوہ شاہ جہا پور
 میں بھی اپنی بد مذہبی اور مخالفت مذہب اہلسنت کی کامل داووی بڑی بڑی فکرین
 کی گئیں کہ علماء اہلسنت شاہ جہا پور نہ آئیں اور پھر انکے سینے کے بعد
 چلکون کی کوشش کی گئی و باوڈالنا چاہا کہ علماء اہلسنت کا وعظ کہیں نہ ہو سکے
 طرح طرح کے افترا اور بہتانوں سے اہل اسلام کو روکنا چاہا کہ علماء اہلسنت کی حدت
 میں حاضر ہو کر مفسد ندوہ پر مطلع ہو سکیں غرض یصدین عن سبیل اللہ
 کوئی دقیقہ اٹھانے کا نہیں بتا سکا زیدی خائب و خاسر ہوئے اور پھر عبد الغفور
 صاحب جسکے گھنٹہ پر ناظم صاحب و دیگر اراکین ندوہ پھولے ہوئے تھے انکو بھی
 شاہ جہا پور چھوڑنے ہی جلسہ میں شریک ہونے کے جنکی تفصیل رسالہ غرض صوبہ
 سے واضح و آشکار ہو چکا چونکہ زبانی طور پر اور نیز تحریرات میں بھی ندوہ کی طرف سے
 یہ امر ظاہر کیا گیا کہ مخالفین ندوہ صرف دو صاحب ہیں لہذا فتاویٰ السنہ
 ترتیب دیا گیا جس میں ندوہ کے کتب کا صفحہ وار حوالہ دیا گیا ہے تاکہ پھر کسی کو
 کرنے کا موقع نہ ملے الحمد للہ کہ علماء و مشایخ حیدرآباد و مدراس - بنگلور
 - بمبئی - کلکتہ - دہلی - لکھنؤ - کانپور - جلیپور - کاندلہ - نانٹارہ
 - سیلی بھیت - مارہرہ شریف - چھوچھا شریف - شاہ جہا پور
 - رامپور - مراد آباد - راولی شریف - الہ آباد - گلشن آباد
 - ناسک - احمد آباد گجرات - علیگڑھ - صاحب گنج - عظیم آباد

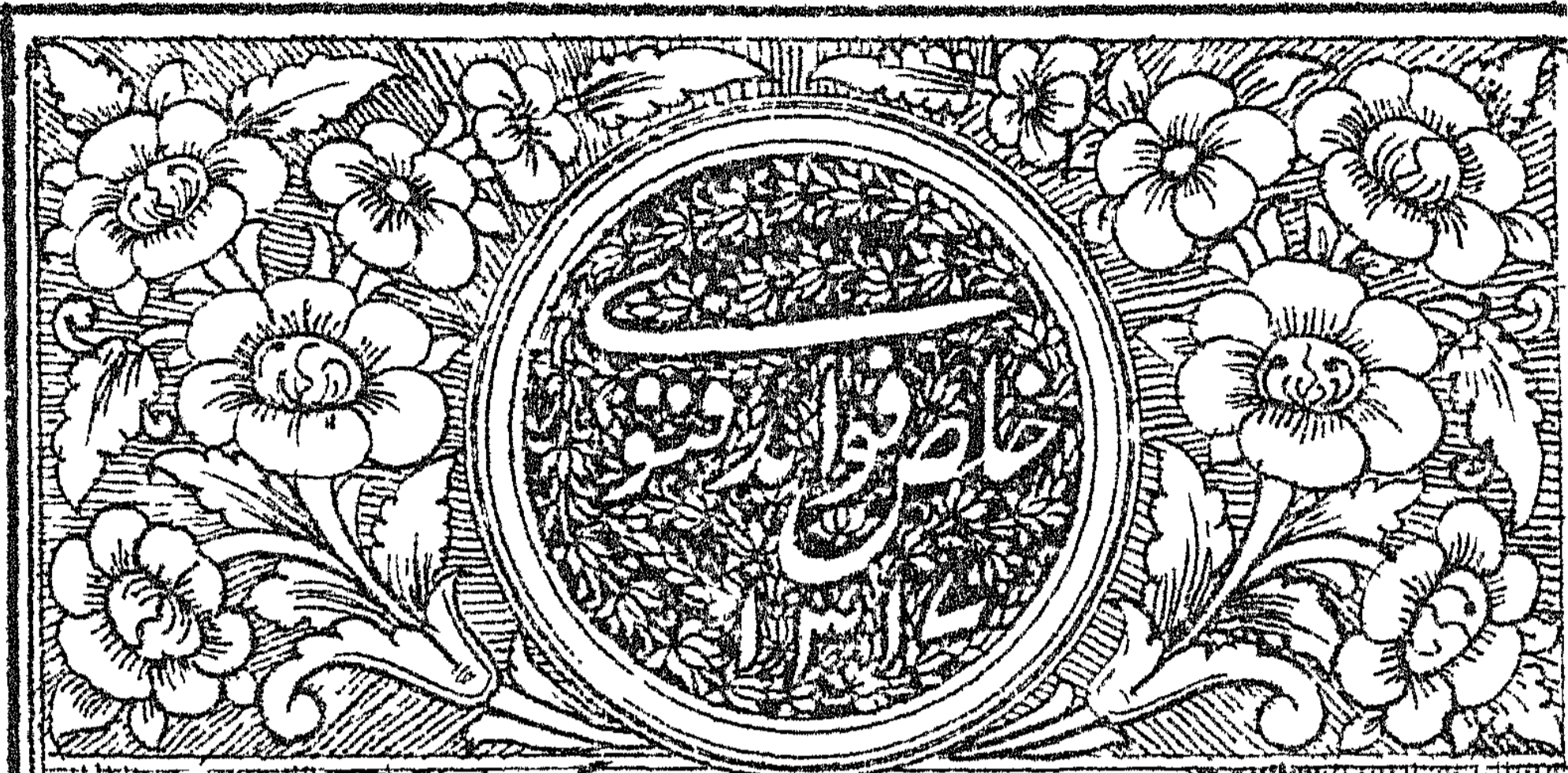
بہار شریف پھلواری شریف کی سواہیر و دستخط سے مزین ہو کر وقتاً
 فوقتاً شایع ہوتا رہا ہے حضرت جناب عظیم البرکۃ شاہ امین احمد صاحب قبلہ
 صاحب سجادہ بہار شریف۔ جناب مولانا شاہ بدایونی صاحب قبلہ صاحب
 سجادہ پھلواری شریف جناب مولانا شاہ الثقات احمد صاحب قبلہ صاحب
 سجادہ رووی شریف۔ جناب مولانا شاہ محمد حسین صاحب قبلہ صاحب
 دو دیگر حضرات جسکو ندوے نے اراکین اعزازی میں ظاہر کیا تھا انھوں نے کہ ان حضرات
 نے مفاسد ندوہ پر مطلع ہو کر ندوے سے علیحدگی ظاہر فرمائی اور فتاویٰ السنہ کو اپنی
 نفیس عبارات سے مزین فرمایا بلکہ حق کی شوکت قاہرہ دیکھ کر دو ایک ندوی صاحبوں
 نے بھی براہ تقیہ و نفاق مہر کر دی اگرچہ پھر ندوے میں شامل رہے تھوڑی مدت
 سے اہل ندوہ نے مشہور کیا کہ عتقرب علیک حرہ میں شریفین کا فتویٰ آتا
 ہو جس سے ندوے کی حقانیت اور مخالفین کا برسرا غلط ہونا محضی نہ ہوگا اس کے
 ساتھ یہ بھی سنا گیا کہ کوئی صاحب ظہور الاسلام نامی اسی کام کا احرام بندھا
 کر حرہ میں شریفین بھیجے گئے ہیں لیکن بمصدق سے بہت شور سنتے تھے پہلو
 میں دل کا پھوپھو اٹواک قطرہ خون نہ نکلا۔ رسالہ ہرق لاصح میں یہ فتویٰ
 شایع ہوا جس کے دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اہل ندوہ اپنی عیاری و کیا دی و
 نفاق و شقاق سے وہاں بھی نہ چو کے یعنی استغما میں کسی ایک امر زاعی کا برا
 نام ذکر نہ کیا جن مفاسد کی اصلاح چاہی گئی تھی اونکا نام تک نہ لیا ہے ایک سوال
 کا ما حاصل یہ ہے کہ بالفعل ہندوستان میں جہالت کا بہت زور ہے آپس میں جنگ
 و جدال کا بازار گرم رہتا ہے طرح طرح کے فتنے آئے دن پیدا ہوتے ہیں جسکے باعث

مخالفین اسلام کا غلبہ ہوتا جاتا ہو لہذا علمائے کرام نے ان امور کی اصلاح کے واسطے ایک مجلس بنام ہندو ندوۃ العلماء قائم کی جس کا یہ مقصد ہے کہ علوم و تہذیب کی تکمیل کا شوق مسلمانوں کے دل و ذہن میں پیدا ہو اور عرب کی طرز و عادات کو اہل اسلام اختیار کریں تاکہ ملحدین کی شوکت مٹ جائے پس یہ جلسہ کیسا ہوا؟ ملخصاً ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس سوال کے جواب میں ہر سنی المذہب ہی کہے گا کہ وہ جلسہ اچھا چنانچہ علماء و مفتیان مدینہ منورہ نے جواب مطابق سوال تحریر فرمایا اس فتوے کو شائع کر کے بغلیں بجانا شروع کیں کہ علمائے مدینہ منورہ نے ندوے کی حقانیت پر اتفاق فرمایا حالانکہ ہر تھوڑی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جیسا سوال ویسا جواب مثل مشہور ہے کہ تنہا پیش قاضی روی راضی آئی ہے بات تو یہ تھی کہ سوال میں بیانات تراجمہ ندوہ درج کر کے بعد سوال کیا جاتا ندوہ کہتا ہے کہ جس قدر فرقے ہیں سب حق پر ہیں • سب سے خدا راضی ہے • کسی فرقہ کلمہ گوئی تکفیر تو تکفیر تضلیل بھی جائز نہیں تضلیق بھی روا نہیں • ہاں توہین خدا و رسول کی توہین ہے • ہاں اس لئے اتحاد و داد و شکر رہنا فرض ہے • جز ایمان ہے • بے اسکے نماز روزہ عمارت ایمان نڈا رو • اسکی مغفرت عمال • ہاں ہست کے چاروں مذہب میں باہمی عقائد کے رو سے اسلام و کفر کا فرق ہے • یہ عقائد و اقوال کیسے ہیں اور انکے قائلوں مجوز و نکاح کیا حکم ہے • روافض • بچہ پیر • و تابیہ • جسکے یہ عقائد ہیں اور انکو مجلس دینی کارکن بنانا • اور انکا اکرام و اعزاز کیسا ہے وغیر ذلک من المفسد اور سوت دیکھتے کہ علمائے مدینہ طیبہ کیا جواب دیتے اسی سالہ میں جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر بھی شائع کی گئی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ علماء اور علم کی فضیلت قرآن مجید و احادیث میں بکثرت موجود ہے

مشورہ عمدہ چیز ہو چکا تھا۔ علمائے کرام کا مجمع بہت بابرکت ہو چکا بڑی غرض اس مجلس کی اتفاق باہمی
اہلسنت و جماعت ہو چکا ہر اہل انصاف پر واضح ہو کہ جناب حاجی صاحب کی اس
تحریر سے ندوے کا پر سر غلط ہونا عیان ہو گیا لیکن جسکو شرم و شیرت ہو وہ جو چاہے کہے جو
میں نے لکھے رسالہ کی تہذیب میں مؤلف رسالہ نے یہ امر بھی ظاہر کیا ہے کہ بعض وجوہ
سے مکہ معظمہ کی موافقت ہو سکتی ہے جسکی اصلی وجہ مکہ معظمہ کی تحریرات سے معلوم
ہوئی کہ بعض اہل مکہ مفاسد مذکورہ کا مطلع ہو چکے تھے وہاں ان ندوی
صاحبوں کی وال نہ گئی اہل مدینہ اور سوت تک بالکل ناواقف تھے لہذا میدان
خالی پا کر وہاں استفتاء پیش کر دیا ہے اگرچہ اس رسالہ برق لامع کا جواب شائع کر دیا گیا
تھا اس استفتاء سے بجز ایک عیاری و نفاق و شقاق کے کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتا
اگر حضرات تحریرین شریفین کی تحریرات کو قابل قبول تسلیم سمجھتے ہو تو وہاں
بہت سے **روافض** و **پہچرہ** کی **تکفیر و تضلیل** کے فتاویٰ **علمائے**
حرمین کے موجود ہیں اور انھیں فتاویٰ پر فیصلہ رکھنا یا جانے لیکن کون فیصلہ
رکھتا ہے زبان ہی کہے گئے کہ ندوے کے موافق عرب شریف سے فتویٰ لگایا ہے لہذا
ضرور ہے کہ علمائے حرمین طیبین کی مغز خدات میں ایک استفتاء بھیجا جائے جس میں بیانات
ندوہ مفصلاً مذکور ہوں وہ بنا علیہ مکہ معظمہ کو فتاویٰ عربیہ روانہ کیا گیا جس میں اقوال نادرہ
کتب ندوہ سے بحوالہ و نشان صفحات نقل کئے اور اوپر احکام شرعی لکھے گئے اور ساتھ ہی
ندوے کی وہ تمام روادین تحریرین جن سے اقوال ندوہ منقول ہوئے تھے حاضر
کی گئیں کہ حضرات مکہ میں مٹوئین وغیرم بہت صاحب آرو و خوب پڑھتے سمجھتے ہیں علمائے
کرام میں جو حضرات آرد و نجات ہوں اپنے معتدین کے ذریعہ سے عبارات منقولہ سوال کو

کتاب ندوہ سے مطابق فرمالین محمد اللہ تعالیٰ حامی سنت مولانا عبد الرزاق کنی
 اور مولانا شیخ احمد بن محمد ضیاء الدین کی مطوف و خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ
 صاحب نے کہ دونوں صاحب اردو عربی و دونوں زبانیں خوب جانتے ہیں اور اس فتوے
 کو مع کتاب ندوہ علماء و مفتیان مکہ معظمہ کی معزز خدمات میں پیش فرمایا کی تکلیف گوارا فرمائی
 اچھڑ لے کہ اکابر حضرات نے اپنی تصدیقات و تقریظات سے مزین فرمایا نیز جناب شیخ احمد
 صاحب کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب حاجی امداد اللہ صاحب ندوہ سے
 نہایت ناراض ہیں اور فرماتے تھے کہ ہمارے سامنے ان مفاسد کا مطلقاً ذکر نہیں کیا
 گیا ہے اسقدر کہا گیا تھا کہ یہ جلسہ اہلسنت کا مذہبی جلسہ ہے اور اس سے علماء
 اہلسنت کا اتفاق مقصود ہے و ہا یہ پچھریہ و روافض کی برکنت اور دیگر
 مفاسد کے ہوتے ہوئے ہرگز ندوہ جلسہ مذہبی نہیں ہو سکتا بعونہ تعالیٰ رب مبارک فتوے
 ۱۳۱۷ ہجری قدسیہ علی صاحبہا افضل الصلوات و التحیہ میں مواہب علماء کرام سے مزین ہوا
 اور ساتھ ہی بفضلہ تعالیٰ حضرت مفتی مدظلہ منورہ دامت برکاتہم کا فتویٰ بھی لکھا
 لہذا اس مجموعہ کا تاریخی نام فتاویٰ الحرمین بیچف اندوۃ
 المدین قرار پایا یعنی ندوہ کذب و دروغ پر زلزلہ لانے کیلئے حرمین شریفین کو قسوت
 و الحمد للہ رب العالمین





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ اس فتوے سے محبت الہیہ قائم کر دی ہے نہ وہ و نہ دیوان و جملہ
بتدعان کی اندرونی و بیرونی ضلالتوں کی جڑ کاٹ دی ہے گردن کتر دی ہے اب جو نہ
دیکھے ہے کان نہ دھرے ہے حق سمجھنے کا قصد نہ کرے ہے روز قیامت اوسکے لئے کوئی
پہلو گا و نہیا چند روزہ ہو ہے واحد ہمارے کام پڑنا ہو ہے خدا ایک ذرہ تعصب و سخن پروری
سے جدا ہو کر فکر کر دے تنہائی قبر و پہنکامہ حشر کا تصور کر دے اوسدن نامہ اعمال کھوٹے
جائینگے ہے اوس بھرتی آگ کو سامنے لائینگے ہے اہلسنت نجات پائینگے ہے اونسکے
مخالف نارحیم میں وھٹے کو پائینگے ہے مخالفوں کے ساتھی مخالفوں کے ساتھ ایک ہی
میں باندھے جائینگے ہے آزری مجسٹری و ٹی کلکٹری جی وغیرہ کے منصب کام نہ لائینگے
ہے صدارت نظامت رکیت وغیرہ یا یہ سب کھیرے میں رہ جائینگے ہے ہر ایک اپنی اپنی جان
سے ہے اپنے اعمال اپنے ایمان سے ہے بارگاہ عدالت میں حاضر ہوگا ہے ہر دل کا راز ظاہر
ہوگا ہے کوئی جھوٹا حیلہ ہرگز نکلے گا ہے بات بنانے کو راستہ نکلے گا ہے عالم الغیب سوال
کرے گا ہے دانائے قلوب اظہار لے گا ہے وہاں یہ سکت نہ ہوگی کہ ہم غافل تھے کچھ مولویوں

فصل اول

عام بد مذہبون اور خاص شجر پیر و افض غمقلین
 تفصیلیہ و نایب کے حق میں کیا احکام ارشاد
 ہوتے اور سے پرتاؤ کیسا چاہئے

مفتی الفقیہ

مفتی مولانا محمد

مفتی مولانا محمد

مفتی مولانا محمد

مفتی مولانا محمد

مفتی مولانا محمد

بد مذہب ہونے میں سب گمراہ ہیں بد فتنہ پیر و از میں ظالم ہیں بد مالک ہیں بد اونکی
 امانت واجب ہے اونکی توقیر حرام ہے اور نہ بغض رکھنے ہے اور ٹھین اپنے سے دور
 پانگنے کا حکم ہے وہ مسلمان ہیں بد اونھوں سے دین کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور نہ
 میل جول حرام ہے اور نہ دوری واجب ہے اہلسنت کے سوا سب کلمہ گو اہل قبلہ
 گمراہ فاسق بدعتی ناری ہیں بد صحابہ کرام سے آج تک تمام امت موجودہ کا اسپر اجماع
 ہے مسلمانوں پر انکا ضرر کا فزون سے زائد ہے اونکی بات لا علاج مرض ہے اونکی
 مکر سے بیمار ٹل جاتے ہیں وہ گمراہ و گمراہ گمراہ ہیں بد شیطان نے جھوٹی طمع کاری
 کی دیکھیں اونھیں سکھا دی ہیں بد اونکے پاس بیٹھنا جائز نہیں ہے احادیث
 کا ارشاد ہے اون سے دور بھاگو اونھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمھیں بہکانیں
 کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈالیں وہ بیمار پڑیں تو عیادت کو بخاؤ وہ مرن تو

جنازے پر نہ جاؤ۔ بلکہ تیرے سلام نکر وہ اپنے پاس نہ بیٹھو۔ ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ نہ پانی نہ پیو۔ شادی نہ کرو۔ اور نہ جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ اور نہ ساتھ نماز نہ پڑھو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نئے بیزار میں وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ تعلق میں ہے اور نہ جہاد کا فرمان ترک و دویم یہ جہاد کی مثل ہے اور نہ خون سے دین کو اونڈھا کر دیا ہے۔ یہ دو مضامین کی طرح گمراہی کے جوش میں اور بل پڑے ہے۔ جب اونٹن دیکھو۔ دشتی و سختی و ترش روی سے پیش آؤ۔ اللہ عزوجل اور نئے بعض کیسے ہو۔ وہ بل صراط پر گزرنے کیلئے۔ دیکھو اور تینگون کی مانند آگ میں گر پڑنے کے۔ اور نئی بات سنتی منع ہو۔ اور نئی گمراہی کبھی کی طرح اور نگر لگتی ہو۔ جو ابھیں جھڑکے اور سکا دل اللہ تعالیٰ امن و ایمان سے بھروسے ہے۔ جو انکی امانت کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اور سے اوس بڑی گھبراہٹ سے پناہ بخشے ہے۔ اور نئے علماء کی طرح ہیں زبان کے عالموں کے منافق ہیں۔ اور نئے ماتھوں امت کی خرابی ہو۔ اور نئے خدا کی پناہ مانگو۔ اور نئے بڑھکر امت پر کسی کا اندیشہ نہیں ہے۔ بد مذہب تمام جہان سے بدتر ہیں۔ جو سگ و خوک سے بدتر ہیں۔ جو جہنم کے کئے ہیں۔ وہ وہ جہاں سے بھی زیادہ اندیشہ ناک ہیں۔ اور نئے نماز روزہ زکوٰۃ حج عمرہ جہاد و فرض نفل کچھ قبول نہیں ہے۔ وہ اسلام سے نکل گئے۔ جیسے آٹے سے بال ہے۔ بد مذہب اگر حج اسرو و مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور صابر و طالب ثواب خدا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور سے جہنم میں ڈالے۔ وہ سب جہنمی ہیں اور نہ خون نے اسلام کی رستی اپنی گروں سے نکال دی ہے۔ اور نئے سچو ہے۔ جو اور نئے بعض رکھ کر اور نئے موٹھے پیر کے اوسکا دل چین اور اطمینان سے بھر جا ہے۔ جو اور نئی امانت کرے اللہ تعالیٰ اور کے سو رہے جہنم میں بلکہ نئے نبی صلی اللہ

فقہاء نے فرمایا ہے کہ جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ نہ پانی نہ پیو۔ شادی نہ کرو۔ اور نہ جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ اور نہ ساتھ نماز نہ پڑھو۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نئے بیزار میں وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ تعلق میں ہے اور نہ جہاد کا فرمان ترک و دویم یہ جہاد کی مثل ہے اور نہ خون سے دین کو اونڈھا کر دیا ہے۔ یہ دو مضامین کی طرح گمراہی کے جوش میں اور بل پڑے ہے۔ جب اونٹن دیکھو۔ دشتی و سختی و ترش روی سے پیش آؤ۔ اللہ عزوجل اور نئے بعض کیسے ہو۔ وہ بل صراط پر گزرنے کیلئے۔ دیکھو اور تینگون کی مانند آگ میں گر پڑنے کے۔ اور نئی بات سنتی منع ہو۔ اور نئی گمراہی کبھی کی طرح اور نگر لگتی ہو۔ جو ابھیں جھڑکے اور سکا دل اللہ تعالیٰ امن و ایمان سے بھروسے ہے۔ جو انکی امانت کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اور سے اوس بڑی گھبراہٹ سے پناہ بخشے ہے۔ اور نئے علماء کی طرح ہیں زبان کے عالموں کے منافق ہیں۔ اور نئے ماتھوں امت کی خرابی ہو۔ اور نئے خدا کی پناہ مانگو۔ اور نئے بڑھکر امت پر کسی کا اندیشہ نہیں ہے۔ بد مذہب تمام جہان سے بدتر ہیں۔ جو سگ و خوک سے بدتر ہیں۔ جو جہنم کے کئے ہیں۔ وہ وہ جہاں سے بھی زیادہ اندیشہ ناک ہیں۔ اور نئے نماز روزہ زکوٰۃ حج عمرہ جہاد و فرض نفل کچھ قبول نہیں ہے۔ وہ اسلام سے نکل گئے۔ جیسے آٹے سے بال ہے۔ بد مذہب اگر حج اسرو و مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور صابر و طالب ثواب خدا ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ اور سے جہنم میں ڈالے۔ وہ سب جہنمی ہیں اور نہ خون نے اسلام کی رستی اپنی گروں سے نکال دی ہے۔ اور نئے سچو ہے۔ جو اور نئے بعض رکھ کر اور نئے موٹھے پیر کے اوسکا دل چین اور اطمینان سے بھر جا ہے۔ جو اور نئی امانت کرے اللہ تعالیٰ اور کے سو رہے جہنم میں بلکہ نئے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے بعض اصحاب معاصی سے مومنہ پھیر لیا اور ان کے سلام کا جواب نہ دیا پھر
 بد مذہب تو بد مذہب سے ہے صحابہ و صحابہ العین و ائمتہ دین نے ان کی
 بات کا جواب نہ دیا ہے اور ان کے سلام کا جواب نہ دیا ہے اور ان کے پاس بیٹھے کو منع فرمایا ہے اور یہ
 بات نکر نے وہی ہے قرآن کی آیت اپنے ساتھ پڑھنے یا کوئی حدیث بیان کرنے کی
 اجازت نہ وہی ہے ایک نے فرمایا جو ان کے بیان سے ہمارے پاس نہ آئے ہے ایک
 نے قسم کھانی کہ بد مذہب سے کبھی بات نہ کروں گا ہے اور ان کے جنازے پر نہ گئے ہے اور ان کی
 نماز نہ پڑھی ہے اہل بد مذہب نے بد مذہب کو شہر سے نکال دیا جہاں گیا وہاں بھی لوگ
 اس کے پاس نہ بیٹھے اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی ہے اور اسے حدیث ترک کی ہے اور اسے حدیث
 لینے کی ممانعت فرمائی ہے اور انھیں و جہاں بتایا ہے مسجد میں ان کے پاس کھڑے ہونے
 سے حیا کی ہے ائمہ فرماتے ہیں ان کے جلے میں نجاست ہے اور ان کے پاس نہ بٹھکے ہے عید و
 اور خوشی کے وقتوں میں اور انھیں مبارکباد نہ دے ہے مرنے سے پہلے ان کا نام لے تو دعائے
 رحمت نکرے ہے انہار کے لئے اور اسے عداوت اور دشمنی تو اب یہ ہم کی امید رکھے ہے
 جب بد مذہب سامنے سے آتا ہو تو دوسری راہ سے چلا جائے پھر کی زندیق
 ہیں دشمنان دین ہیں فاسق ہیں اور انھیں اسلام سے اصلاً لگاؤ نہیں ہے وہ
 سخت خبیث کافر تہ ہیں ان کی کلہ گونی اور نماز بقبلہ محض بے سوچہ اور ان کی تاویلین
 سراسر مردود ہے جو ان کے کفر میں شک کرے خود کافر ہو ہے وہ دین سے نکل گئے رے
 ملحد ہیں دین و ملت سے یکسر خارج ہے رافضی زبان کا رہن ہے دین و سنت
 کے رافض و تارک ہیں ہے تہرائی کے کفر میں اختلاف ہو ہے اور انھیں جو بعض ضروریات
 دین کا منکر ہے جیسے ہمارے ہلاو کے رافضی اور ان کا مجتہد وہ قطعاً کافر تہ ہیں

فقہائے حنفیہ
 فقہائے شافعیہ
 فقہائے مالکیہ
 فقہائے حنبلیہ
 فقہائے سنیہ
 فقہائے اہل بیت
 فقہائے اہل حق
 فقہائے اہل باطن
 فقہائے اہل حق
 فقہائے اہل حق

رافضی دین سے خارج ہیں نہ زید بلکہ اسلام و ملت سے باہر ہیں وہ عرش کے
 گرو ملائکہ کے جہان کے جہان آباد میں جو اوپر لعنت کر رہے ہیں وہ جو اوچین تیرا ہر
 ثواب جاتے یا اس سے مسلح ہی مائے وہ بالاجماع کافر ہو وہ **وہابی** فاجر ہیں
 دین و سنت کے دشمن ہیں وہ یہ گمراہ فرقہ ہے ان پر شیطان غالب آیا کہ اونکو
 ذکر خدا بھلایا وہ شیطان کے گروہ ہیں وہ سن لو شیطان ہی کے گروہ زبان کا رہیں
 وہ جو ان میں امکان کذب ملتے ہیں اللہ عزوجل کو عیب لگاتے ہیں وہ جو ختم
 نبوت کے معنی آخر النبیین کے سوا گڑھتے ہیں کافر تہذیب وہ وہابیہ دین سے باہر
 ہوئے بلکہ دین سے خارج ہیں وہ اسلام و دین سے خارج ہیں **تقصیلیہ گمراہ ہیں غیر**
مقلدین گمراہ ہیں جہمی ہیں وہ مخالفان اجماع ہیں وہ خدا کے
 مخلوق ہیں وہ غضب الہی میں گرفتار ہیں وہ او بھین سنی تہانا سحت گمراہی
 ہو وہ اونکے سچے نماز پڑھنا بشت منع ہو وہ ائمہ کی تقلید اور اونکی اطاعت بحکم
 قرآن و حدیث واجب ہو وہ جو اماموں پر طعن کرے حدیث فرماتی ہے کہ وہ
 منافق ہے اگرچہ نماز روزہ حج عمرہ جہاں کرتا ہو

فصل دوم

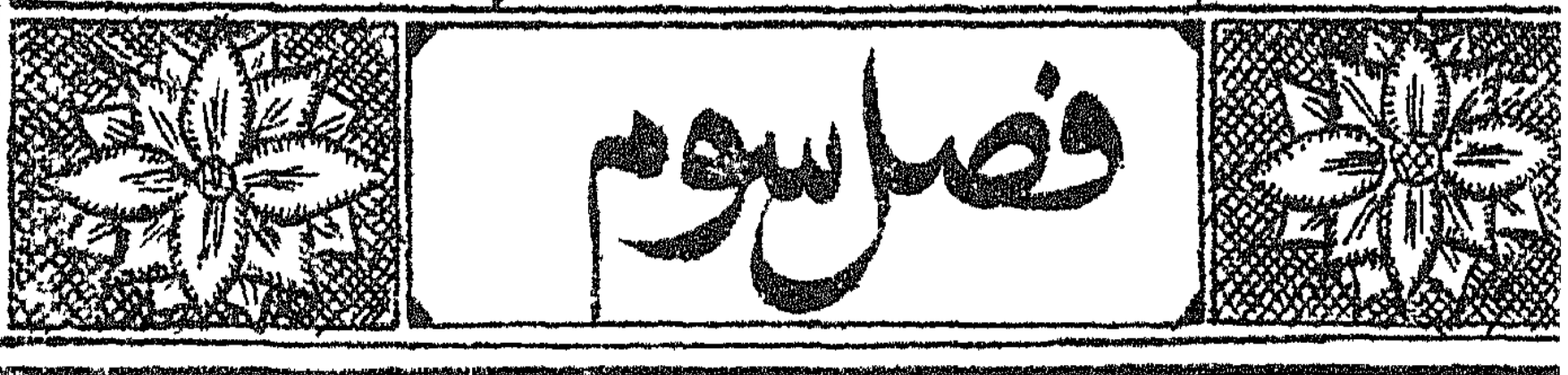
نڈے کے مقصد اتحاد و اتفاق پر کیا احکام فرمائے

فصل اول میں بد مذہبوں سے میل جول کا حال معلوم ہو چکا اس مقصد

تصدیق دوم
 تصدیق اول
 تصدیق ثانیہ
 تصدیق ثالثہ
 تصدیق رابعہ
 تصدیق خامسہ
 تصدیق ششم
 تصدیق سابعہ
 تصدیق ثامنہ
 تصدیق نہم
 تصدیق عاشرہ

عقوبت سے بڑھ کر
تو اس کا منظر
نصرتی سناؤ

مفسد کے متعلق جو تہدیدیں مقتیانِ کرام نے ارشاد فرمائیں وہ بھی سن لیجئے۔
 اونے اتفاقِ اتحادِ حرام پر حدیث سے ثابت ہوا نکلے پاس بیٹھنا اونکے
 ساتھ کھانا پینا ولون کو اونھیں کی طرح کر دیتا اور لعنت الہی کا مستحق بناتا ہے۔ علما
 فرماتے ہیں کہ اونکے پاس بیٹھنا اہتساؤر جے کی ہلاکی اور کمالِ زیان کی طرف
 کھینچ لیجاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ اونکے ساتھ کھانا پینا پاس بیٹھنا رتبہ
 ہے جو او سے کریگا عذاب دیا جائیگا اور بنی اسرائیل کی طرح ملعون ہو جائیگا۔ اونکے
 رنگ پکڑنے کا کوئی راستہ پاس بیٹھنے سے زیادہ قریب تر نہیں ہے۔ علما فرماتے
 ہیں اونکی مجالست آیاتِ قرآنیہ سے منع ہے۔ پاس بیٹھنے والون کے دل کا لے
 ہو جاتے ہیں۔ قبولِ حق و خیر و رحمت کے قابل نہیں رہتے۔ حدیث میں
 ہے ساتھ ہزار بدون کے ساتھ چالیس ہزار اچھے ہلاک کئے گئے کہ یہ اونکے ساتھ
 کھانے پیتے تھے۔ جو اونے محبت رکھیگا حکمِ احادیث صحیحہ اونھیں کے ساتھ
 اوسکا حشر ہوگا۔ ائمہ فرماتے ہیں اوسکے عمل جھٹ ہو جائیگے۔ نور ایمان اوسکے
 دل سے نکل جائیگا۔ یہ مقصدِ اتفاق و اتحادِ شیطانِ لعین کا مقصد ہے جس سے
 وہ کمزور مسلمانوں کو گمراہ کیا چاہتا ہے۔ اس میں تمام مسلمانوں کی خیانت ہے۔
 جو عذر اس مقصد پر ناظمِ ندوہ وغیرہ نے گڑھے بھر کر فاسد و فریب کا سہ
 ہے۔ اونکے کبیرہ گناہوں سے یہ عذر بدتر ہے۔ واللہ یہ اتفاق و اتحاد نہیں اللہ
 ورسول سے مخالفت و نفاق ہے



ندوے نے بد مذہبوں کی تعظیم کی اور مخصین
 جلسہ مذہبی کارکن بنایا اسپر علمائے کبیر
 ارشاد فرمایا

فصل اول میں گذرا کہ اونکی توہین واجب اور تعظیم حرام ہے یہ خاص اس باب
 میں فرمایا یہ حرام ہے وہ دین میں گمراہی ہے وہ کمزور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا اہل
 اسلام کو گمراہ بنانا ہے وہ حدیث میں ہے جو کسی بد مذہب پر سلام کرے یا کشتادہ
 پیشانی اوس سے ملے یا اوسکے ساتھ کسی ایسی بات سے پیش آئے جس سے
 اوسکا دل خوش ہو اوس نے قرآن عظیم و شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کی توہین کی ہے متعدد احادیث میں ہے جو کسی بد مذہب کی توقیر کرے
 اوس نے اسلام کے دھماکے میں مدد کی

توہین مذہب

توہین مذہب

توہین مذہب

توہین مذہب

فصل چہارم

بد مذہبوں کی تعریفیں جو ندوے میں چھپیں
 اسپر کبیر احکام فرمایا

ندوے کا نچر لوہن کو مسلمان بنانا دارج وینڈی سے اونکی مدح کرنا کفر ہے

رافضیوں میں جو کافر ہیں اونکی یہ مہرین کفر ہیں ورنہ سخت شیخ صدورجے کی
 تبلیغ ہے اور حکم حدیث موجب غضب الہی ہیں ہندوہ رافضیوں کی ان
 مداح سے رافضی اور غیر مقلدون کی اون تعریفوں سے صریحاً مقلد ہونے پر
 مذہب ناپاک خوارج و معتزلہ کے مطالبوں ایک مردود مقولے کی تعریف و احسان
 سے ناظم ندوہ حسمران عظیم میں ہے ناظم نے ایک مداح کفار کو بزرگان
 اسلام میں گنا اور اسکے کلمات کفریہ کی ستائش کی یہ ناظم کا کلمہ کفریہ
 ہے ناظم نے بعض منکران ختم نبوت کو حلیم امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 لکھا یہ مستلزم کفر و عذاب شدید ہے

کفر و کفر

فصل پنجم

ندوے کے رو بد مذہبان کا انسداد کیا اور
 خود کشی و نفسانیت قرار دیا اس پر کار
 ہر مذہب مقتیان کرام سے کیا حکم لیا

رو بدعت باجماع امت اہم فرائض دینیہ سے ہو وہ اسکے ترک کی طرف بلائیے
 اجماع امت کے خارق ہیں جماعت ملت کے مفارق ہیں بدعت اہل بدعت
 کے دوست ہیں بدعت و اہلسنت کے بدخواہ ہیں بدعتوں سے روکتے ہیں

حرام کا حکم دیتے ہیں چنانچہ تعالیٰ کی لعنت کی طرف بلائے ہیں چنانچہ حکم حرام
 ایسوں پر خدا اور ملک و آدمیان سب کی لعنت ہو رہی اور نیک فرض و نفل سب مردود ہو رہا
 یہ مذہب اہلسنت کو سخت ضرر پہنچاتا ہے بد مذہبوں کا رواج اور اوپر انکار و رو انکار
 کفار سے زیادہ ضروری و اہم ہے **حدیث** میں ہو ایک بستی کے اٹھارہ ہزار
 نیک لوگ جنکے اعمال صالحہ اعلیٰ درجے کے تھے صرف اسوجہ سے ہلاک کئے گئے
 کہ انھوں نے معاصی پر روک چھوڑ دیا تھا **حدیث** میں ہو نیک لوگ اگر
 خاموشی اختیار کریں تو وہ بھی عذاب میں شریک ہوتے ہیں چنانچہ **حدیث** میں
 ہو ایسے وقت علم کا ظاہر نہ کرنا والا منکر قرآن کی مانند ہو

فقہ اہل سنت
 میں
 فقہ اہل سنت
 میں
 فقہ اہل سنت
 میں

فصل ششم

ندوے کے اقوال ضلالت پر جو بوجہ الہ صوفیہ
 اوسکی کتابوں سے نقل کئے گئے علماء
 کرام نے کیا حکم دے

ندوے کے اقوال جھوٹی کہیں ہیں بد باطل باتیں ہیں چنانچہ ان میں اللہ عزوجل
 پر اقرار ہو چکا ہے کہ اللہ پر طعن ہے چنانچہ سنت و جماعت سے خروج ہو چکا ہے حرام قطعی کا
 حکم دینا ہو چکا ہے فرض عظیم کو حرام کرنا ہو چکا ہے شرع مطہر سے ضد بانڈھنا ہو چکا ہے مسلمانوں
 کو ضرر پہنچانا ہو چکا ہے صریح ضلالت کی طرف بلانا ہو چکا ہے ظلم ہو چکا ہے شرعیت دل سے

گرفنا ہو وہ خارجیوں معتزلیوں کا مذہب ہو وہ عقائد اہلسنت و آیات قرآنیہ کا انکار
 ہو وہ عقائد اسلامیہ پر سخت جرأت قبیح ہو وہ اللہ عزوجل سے لڑائی ہو وہ اس کے اولیا
 سے دشمنی ہو وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہو وہ قرآن عظیم کی تفسیر اپنی
 رائے ناقص سے بنائی ہو وہ نیکو لوگوں کی خبیث جھڑپ اونکے دل میں سمائی ہو وہ
 رفض ہو وہ غیر مقلدی ہو وہ خرق اجماع ہو وہ جب بدعت ہو وہ بعض سنت ہو وہ
 لعنت الہی کی طرف دعوت ہو وہ اللہ و ملائکہ سے استحقاق لعنت ہو وہ اتباع مقصد
 شیطان ہو وہ انکار قرآن ہو وہ اعانت ہم ایمان ہو وہ اونکے سب اقوال کا حاصل
 یہ ہو کہ قید مذہب اوٹھاوین اور حق و باطل ملاوین اور سنت و بدعت و
 اہلسنت و اہل بدعت سب کو ایک بناوین اور ان اقوال میں سنت کی توہین ہو
 بدعت کو سہل جانتا ہو حق کی مذمت ہو وہ باطل کی مدحت ہو وہ ائمہ اسلام سخت
 ایامت کے طعن میں ہو گمراہ پاجیوں کی بڑی بڑی تعریفیں میں یہاں تک کہ باطن
 کفر و کجایک کے اقوال میں ہو باقی احکام متعلقہ اقوال فصل آئندہ میں ملاحظہ ہوں

مذہب معتزلیوں کی بدعتوں کا رد

فصل ہفتم

علمائے کرام نے حضرت اراکین ندوہ کے اقوال و
 افعال متعلقہ ندوہ پر اونکی کیا کیا قد افرائی فرمائی

انہیں جو کھلے بد مذہب تھے اونکا حال فصل اول سے ظاہر اور باقی تمام

تعالیٰ سے منکر و کافر ہو چکے ہیں اور انکی ساری کوشش دنیا میں گھپ گئی اور میں اس کھمنڈ
 میں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں، ہندوئی فرقہ باطل و اہی ہٹ و صرم ہو، دین سے خارج
 ہو، طائفہ مذوہ باطل کا گروہ ہو، ملحدوں کی جماعت ہو، ملت اسلام سے باہر ہو،
 اور قلیل و ذلیل لوگوں ہوائے نفس و الوتم خود بھی سیکے اور اردوں کو بھی پہکاتے ہو،
 تمہارا حال اس مقال کے مصداق ہے جو عمدہ لوگوں نے کہا ہے کہ بعض لوگ روپے
 کے لئے آگ میں جلتا اور چینیو باندھنا پسند کرتے ہیں رنوں کی محبت میں غوغیے گرائی
 پر مرتے ہیں، ناظم کے نزدیک عقائد اہلسنت علم دین سے خارج ہیں اور نکابنا تہ
 ہی نہیں اور نہیں عوام جو چاہیں اعتقاد کر لیں کچھ پرواہ نہیں، ناظم نے خارجیوں
 معتزلیوں کا عقیدہ مانا، آیات قرآنیہ کی تکذیب کی، ناظم نے ایک کبریت کفریہ
 والے کو بزرگ اسلام کہا اور سب کو حکیم امت لکھا یہ ناظم کے کلمات کفریہ ہیں،
 حضرت ناظم صاحب ہالک گمراہ ہیں، بسنت و اہلسنت کے بدخواہ ہیں،
 ضال مضل و اھوکے باز فریبی، حرام کتہہ فرض قطعی، محکوم نفس و شیطان،
 مخالف شرع خائن مومنان، جناب ناظم صاحب آپ سے گزر کر اور چلے، اور میں
 حق کی انتہا و رجب کی مخالفت پر تھے، آرومی کے دل سے عقائد اسلام کی گرہ کھل
 گئی، وہ بدوین ملحد زندق بے دین ہو، ضال مضل مرد و احمق ہو، او سکا قول
 ملعون ہو، کوئی مسلمان او سکی طرح نہ بلیگا، اسے نئی شریعت دل سے نکالی، او سنے
 اسلام کی رسی اپنی گروں سے اوتاڑ ڈالی، او سنے ایک نامسلمان گورنٹ کو رب العالمین
 سے برابر کیا، او سنے فرض اجماعی کو حرام ٹھہرا دیا، جو کفر وہ امام ابوحنیفہ و امام شافعی
 پر لازم کرتا تھا خود اپنے مومخدا اپنے سر لیا، ناظم و آرومی دونوں جھوٹے ہیں،

عقائد اہلسنت
 عقائد اہلسنت
 عقائد اہلسنت
 عقائد اہلسنت

دو دنوں نے ائمہ دین کی توہین کی ہے دو دنوں شیطانی وسوسے میں ہیں اور دونوں نکاح
 قول نجس ناپاک خلیفہ مردود گمراہی ہے اور اللہ عزوجل پر ہتھکنڈا کرنا اور اللہ تعالیٰ
 نے اہلسنت کے عقائد رو کر دئے ہے وہ اپنے اقوال میں کھلا گمراہ حق پرستوں والا
 سرکش متکبر سخت جاہل ہے اور سکا نور جاتا رہا ہے اور سکا دل اندھا ہو گیا ہے وہ صریح
 کذاب ہے اور سنی حضرات عالیہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مستحق امانت
 و جنتی بلکہ مسلمان ہونا بھی قطعی نہ لکھا ہے بلکہ اس کے نزدیک کلام اللہ کا محفوظ و کامل
 ہونا بھی قطعی نہیں ہے اور سنی دین و ملت اسلام و شریعت سب کی توہین کی ہے اور سکا
 حکم لزوم کفر تک پہنچ گیا ہے **عہ النضاری** گمراہ ہے اور مفسری علی اللہ ہے ہے
 بدگوئی ائمہ ہے خارج عن الشئ ہے اور فرض قطعی کا حرام کنندہ ہے اور سنی سنت
 الہی کی طرف بلانے سے بھی سخت تر بات کہی **اہ غازی** پوری نے فرض قطعی
 کو حرام کر دیا ہے وہ اور اس کے ساتھی جو اس غیر مقلد سے مذہب میں صلح کر کے
 مل گئے سب گمراہ و گمراہ گرین ہے ناظم نے جسے ندوے کی پہلی برکت
 کہا وہ حقیقہ ندوے کی پہلی نحوست ہے **محمد شاہ صدر** و **م**
ندوہ و ناظم و دہلوی واری و النضاری سب غیر مقلدین ہے و مابین لاندہوں
 کے گمراہی ہے صریح گمراہی میں اور نئے شریک ہیں اور انھوں نے شرع مطہرے
 باندھی ہے اور مسلمانوں کو مضرت جوئی ہے کھلے ظالم گمراہی کی طرف بلانے والے
 ہیں اور انھوں نے اجماع امت توڑا ہے جماعت کو چھوڑا ہے محبت بدعت ہیں ہے
 بدخواہ سنت ہیں ہے بائع طاعت و آمر معصیت ہیں ہے داعی امت بسبب لعنت
 ہیں بالجمہ حضرات **ارالدین** سب اہل سنت سے خارج ہیں ان سب پر

اپنے عقائدِ ضالہ و خیالاتِ باطلہ سے توبہ فرمیں جو توبہ نہ کریں تو مسلمانوں پر واجب
ہو کہ اونے کنارہ کش ہوں اونے دور رہیں جو احکامِ ناظم و آروی و حقانی
و محمد شاہ و غیر ہم خاص خاص رکنون کے اقوال و ضلالت پر ہیں وہ صرف انھیں
پر مقتصر نہیں بلکہ تمام اراکین جنھوں نے اونکی اجازت دی او انھیں پڑھوایا
او انھیں چھپوایا شائع کرایا وہ سب او انھیں احکامِ الحاد و ضلال و افسوسناک
و رسول و عداوت حق و اعانتِ باطل کے موروثین، کفر پر رضا کفر صریح ہو اور
ہر قبیلہ بات پر اونکی مانند بیچ

تقریباً ۱۰۰
تقریباً ۱۰۰

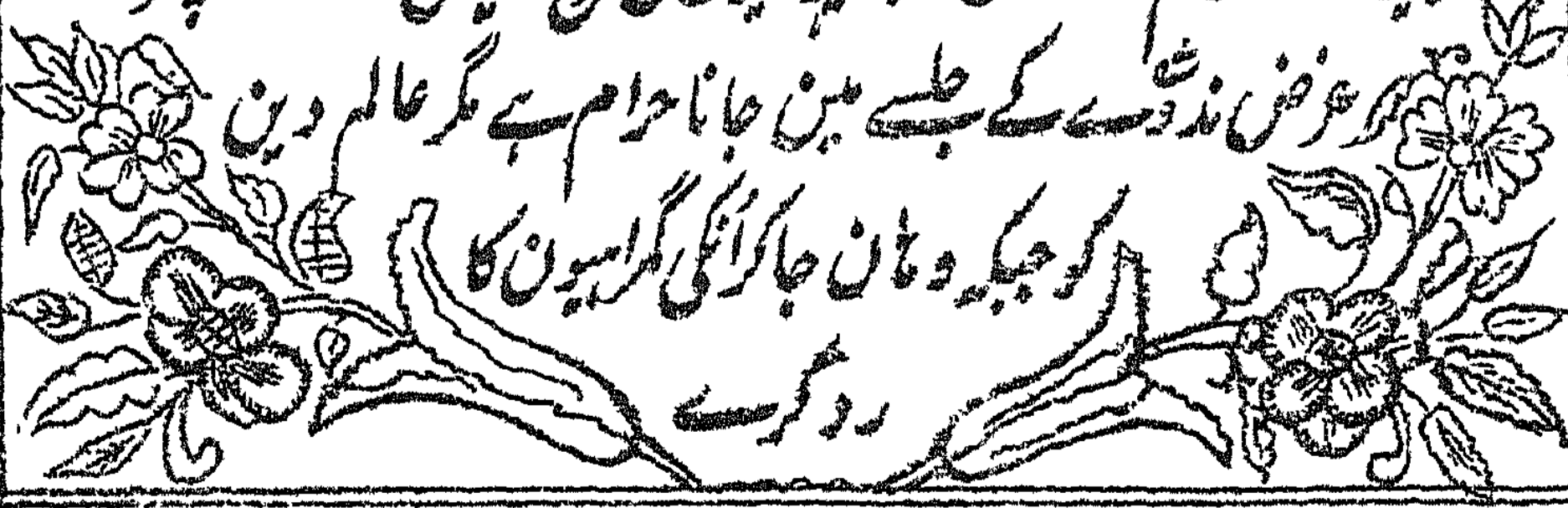
فصل ہشتم

علما کی کرام نے خود ندوہ شریفہ کے کیا کیا مناقب و شاد و مرمانے

جب قدر احکام ان سب فضول میں گذرے ظاہر ہے کہ وہ سب ندوہ ہی کے
واسطے تھے جو مع آخری باد صبا انہمہ آورہ تست ہو پائی بھی سن لیجئے ندوہ
مجموعہ فساد ہے جو ہجوم الحاد ہو جو ہدایت کا روضہ کا اندر ہو جو ہوا پرستی ہو جو
فتنہ ہو آتش بلا ہو جو فسادوں کی انجمن ہو جو مکروں کی سجھا ہو جو پھر افتنہ
ہو جو اندھی بلا ہو جو تاریک اندھیری ہو جو مجلس ندوہ مذہب اہلسنت و جماعت
کی توہین کرتی ہے جو اہلسنت کی بدخواہ ہو جو اشد و رسول و مؤمنین سب

کی خان ہو جو ہر نام کرائی اور فرض سے بچائی ہو جو احکام الہیہ سے ضد بانڈھتی ہے جو
 اسکی شرکت بڑی آگ ہو جو مال یا بدن سے اسکی اعانت گناہوں کا اہل ہو جو نہ وہ
 باطل ہو جو نرمی ہونے لٹس و سپروہی شیطان ہو جو مسلمانوں پر واجب ہو کہ او سمین
 نجائین ہو ظاہر ایہ انجمن کا فزون کے مکر نپان سے قائم ہوئی جسپر اسکا نام ندوہ ہی
 و لیل ہو جو گمان ہی ہوتا ہو کہ اس مجلس سے اونکی مراد اپنے او ضین و دستوں کی سنتین
 جگانا ہو جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی میں ندوہ بنایا تھا
 کجی ہو جو بدعت ہو جو دشمنان دین کا مکر ہو جو پیر سے چلنے والے فساد یوں کا جمل ہو جو
 اسکی شرکت جائز نہیں ہو وہ ظالم ہیں جو اونکی طرف جھکیگا اور سے روزخ کی آگ چھو سکی
 ندوہ عقلمت کا پر وہ ہو جو ندویوں پر سخت افسوس ہو اس ایک گھونٹ چلو پر گن ہیں جو
 کیا سامری کا قصہ کہانی سمجھے ہیں جو سامری وہ نہیں جو ماتھ کے کٹکن پاؤن چوڑی مانگی
 مانگے کی لیکر دوس سے ایک بچھڑا بنائے ہو بلکہ پورا سامری وہ ہو جو لوگوں میں نام و قبول
 حاصل کر نیو کہانیان گائے ہو اور شتے اثر رسول یعنی کچھ حدیثین لیکر احمقوں کو فریب
 سے جھانے ہو وہ جنے لوگوں کے سنگار گستاہا مال متاع لیکر اپنی گردن پر جو جھلے ہو
 اور مانگ چاہنے کے آرش کے سامان اکٹھے کئے ہو اور ندوہ کی سی نہیں جا کر بلا پایا ہو اور
 اسے پرستش کا بت بنایا ہو اسکا عیب نہیں دیکھتے مگر رفت والی جان ہو اور ندوہ کی اصل
 مانگ نہیں سنتے مگر علم والے کان ہو جو ہر دو یوں کی طرح سیدھی راہ سے نہ پھرے ہو

تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ
 تصنیف ندوہ



فصل نهم

ندوے کے مقاصد اقوال و افعال کے باطل و مروود
 و ضلال پوپین جو قوی فاضل بیلوی جنات لانا
 مولوی احمد رضا خان صاحب نے لکھا علمای کرام
 عرب نے اسکی کیا کیا بدح و حسین فرمائی

تصنیف اول
 تصنیف دوم
 تصنیف سوم
 تصنیف چہارم
 تصنیف پنجم
 تصنیف ششم
 تصنیف ہفتم
 تصنیف ہشتم
 تصنیف نہم
 تصنیف دہم

افضل مصنفات پر یہ مصنف نے خوب لکھا اور فائدہ بخشا۔ صحیح جواب ہیں۔
 اپنے باب میں بیظیرہ انہیں شک نہ لایگا اگر منافق بے یقین ہو یا کوئی دشمن حق و صواب
 سے کنارہ گزین۔ یہ جواب قرآن و حدیث سے مستحکم کئے ہوئے ہیں۔ یہ ملحدوں کے دلوں پر
 نیز و نکا کام کر رہے ہیں۔ یہ یہ معزز تالیف ہے جسے مصنف نے فحید و مفید لکھا ہے۔ صواب کے
 موافق۔ قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔ فائدہ لینے والے کو کافی و نافع ہے اور اگر اسوں
 باغیوں کی جڑ بنیاد کی قاصد ہے شریعت مظہرہ کی یقینی دلیلوں کی جامع ہے پر زور جواب میں
 صحیح و صواب ہیں۔ جب قدرتوں سے ان مسائل میں لکھے گئے سب سے بہتر ہیں۔ یہ علوم
 مصنف کے استحکام پر دلیل ہیں۔ عجیب رسالہ ہے۔ احادیث و ارشادات علماء سے چنا
 ہوا ہے۔ کتاب سنت سے مریدہ اللہ عزوجل کی رضا کا باعث ہے جسکے مضمون بھی کامل
 اور عبارت بھی کامل ہے۔ ایسی تصنیف پر اکثر حفاظ علوم کو قدرت نہیں ہے۔ حق و صواب کے
 موافق سنت و کتاب ہے۔ بات تلخ ہے اور زبان فصیح ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے بندوں

کو نفع پہنچانے پہ قلم برداشتہ تحریر ہو اور مفید اور نافع ہو مگر اسوں کی باطل باتوں کی واضح
 ہم تو ہلال کا نور تلاش کر رہے تھے یہ بے پروہ آفتاب نظر آیا ہے کامل ہو چکا اور نہایت نصیحت
 صواب کو شامل رہا اور اسکی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہو چکا کہ قدر خوب فینش بخش ہو
 اسے تعجب کا جامہ تو اسے پہنچایا کہ مصنف بریلی میں مقیم اور تصنیف کو ہندوستان کی
 کچا ہند اور وہاں یون کے تو تلے پن سے صاف بچا لیا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پڑھنے والوں
 اور طالبوں کو نفع دے یہ مصنف نے خوب لکھا اور بے عیب لکھا ہے اور علم سکھایا اور فائدہ
 بخشا ہے اور مفردوں کا کچڑ سے اوکھیر کر پھینک دیا ہے سو مند وزور نوشتہ ہو کہ درستی
 دین کیلئے جمع کیا گیا ہے اور اسکی روش مشین کے نشانوں کی طرف اسے ارشاد کیا ہے
 فضل و کمال میں اس کے فائز ہونے پر آنکھیں اور دل گواہی دے رہے ہیں یہ سب ناظم
 و ناظر اسکی فصاحت کے حضور گرون جھکائے ہیں یہ آیات و احادیث کو جامع ہو چکا قدم
 بقدم اسکی پسندیدہ روش کا تابع ہو چکا اور مثال ہو چکا فضل کی آیت ہو جس سے آگے
 کوئی بڑے فضل والا نہ بڑھے یہ خوب و جید و نافع ہو چکا اور اہل کجی و فساق کے مکر کی واضح
 ہے اسکی عبارت معاندین بیدین کے ولونین مخلون کے برابر چنگاریوں سے شرارہ نشان
 ہو چکا اور اسکی ورق گردانی میں جو کاغذ کی آواز نکلتی ہو وہ نصرت الہی کے ساتھ ہاں جنات
 ہو چکا اللہ عزوجل زمانہ و اہل زمانہ کو اس عجب سے پہرہ مند کرے یہ اور اسکے جوابوں کی
 خوبی سے اہل علم و ارباب دانش کو فائدہ بخشے یہ درست جواب ہیں وہ اپنے باب میں
 لا جواب ہیں یہ سبقت لیجانے والے علم اور تعجب میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہونے
 ہیں یہ قرآن و حدیث انکے مساعدا ہیں یہ اصحاب علم و ارباب دانش انکی صحبت پر شاہد
 ہیں یہ انکے مرطالوں سے سیرتی آنکھوں ٹھنڈی اور سینہ کشادہ اور خاطر شگفتہ ہوتی ہے اللہ

تصنیف بریلی میں
 تصنیف بریلی میں
 تصنیف بریلی میں
 تصنیف بریلی میں
 تصنیف بریلی میں

تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں
تصنیف ہرگز نہیں

اللہ سے دعا ہے کہ اس تحریر سے تمام بلاد میں اپنے عباد کو نفع بخشے اور کامل جواب میں اور باطل و قون کے رو میں اور گویا وہ گوہر میں کہ شیرین لفظوں سے بنے اور خدا کے عطیے میں زور بازو سے نہیں ملتے اور اللہ کیلئے ہو اس کلام کی خوبی کہ تمام و کمال کمال ہے وہ جولانی ہے حسین کہین کو تاہ سخن نظر نہ آئے ہے مصنف نے کلام کو وسعت و پاکیزگی دی ہے اور جوابوں میں جو دت و خوبی رکھی ہے اہل حق و کمال کو نافع ہے اور گردن اہل زینع و ضلال کی قاطع ہیں اور مصنف نے جید افارے کئے ہیں تیغ بران ہر اوکی ہر دلیل پر دلیل قائم ہے کہ کسی گفتگو سے جنبش نہ کھائے ہے ہر سطر گویا تلخ جو اہر نگار کا کنارہ ہے یہ جواب حق و باطل میں روین فیصلہ کرنے والے ہیں اور نرم و درشت کو چھانک کر جدا کرنے والے

فصل دہم

حضرات علمای عرب نے اس رسالے کے صلے میں
مصنف ممدوح و امم بالقنوح کو کن کن مدائح جلیلہ سے
یا و فایا

مذہب اہل سنت و جماعت کی نصرت و یاری ہے اور مذہب اہل زینع و کفر و ضلالت کی پروہ وری کی طرف داعی ہے فاضل رفیع القدرہ محکم قدم ہے سرور فاضل ہے علامہ کامل ہے اس تحریر میں تمام علمای اسلام کی طرف عرض کفارہ او اگر دیا ہے مصنف

کی خوبی اللہ کیلئے ہو کس قدر حاذق اور کتنا جویون والا ہو وہ عالم علامہ ہو وہ فاضل فہامہ
 ہو وہ راسخ العلم ہو وہ عمائدین ایسا ہو جسے آدمی کی بدن میں آنکھ نہ دیکھتے بلکہ بی نظیر علامہ ہو وہ
 بلند ہمت ہو صاحب مجد ہو وہ اللہ کے لئے ہو اور اسکی نگوئی ہو کثیر العلم ہو عزیز الفہم ہو تیز
 ذہن ہو علوم کا کمال ماہر ہو علم کو حسن دینے والا ہو روشن خاطر ہو وہ عالم علامہ ہو عمداً
 اختیار کا پیشوا ہو وہ اپسکا قصد صرف مسلمانوں کی خیر خواہی اور انھیں راہ ہدایت کا
 دلگھانا ہو وہ بڑے علم عظیم والا فاضل ہو وہ تمام محققین کا جس پر اعتماد ہو وہ اہل علم و یقین
 میں انتخاب ہو وہ میں وہ زبان نہیں پاتا جس سے اسکی تعریف کروں ہے اور مجھ جیسا
 ایسے عالم کامل کی کہان ہر کسکے ہے شریانک ماتھ کیونکر پہنچے ہے عالم علامہ ہے جلیل
 مشہور فاضل ہے پیشوائے اختیار ہو وہ عالم علامہ ہے ہر فہامہ ہے ہر پتھر کا دستھرا ہے عالم
 عامل ہے فاضل کامل ہے اویب عاقل ہے حسب نسب والا ہے تمام علوم منطوق و مفہوم
 کا جامع ہے شریعت روشن کارندہ کرنے والا ہے طریقت پسندیدہ کو قوت دینے والا ہے
 سعید فرشتہ ہے یکتا آسمان ہے چراغ زمان ہے عالم کشمیر الفہم

فصل یازدہم

علمای کرام عربی مصنف ممدوح کون کن
 دعاؤن سے شہاد فرمایا

اللہ تعالیٰ او سے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے ہے اور اسکی کوشش قبول